

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

تیسرا منطق

www.kitabosunnat.com

مُصَنَّفٌ
حضرت مولانا حافظ محمد عبد اللہ گنگوہی
بحاشیہ قدیمہ المنطق از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
بحاشیہ جدیدہ تفسیر المنطق از حضرت مولانا جمیل احمد تھانوی

مکتبہٴ شرکتِ علمیہ

بیرون بوہڑ گیٹ - ملتان



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ لَاقَةٍ إِلَّا أَثْبَغَهُ

تیسرا منطق

مُصَنَّفٌ

حضرت مولانا حافظ محمد عبد اللہ گنگوہی

بہاشیہ قدیمہ تیسرا منطق از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

بہاشیہ جدیدہ تفسیر منطق از حضرت مولانا جمیل احمد تھانوی



عبد التواب اکیڈمی بیرون بوٹر گیٹ ملتان

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
حَامِدًا وَّمُكَلِّمًا

سبق اول

علم کی تعریف اور اس کی قسمیں

علم کسی شے کی صورت کا تہا ہے ذہن میں آنا جیسے زید کسی نے بولا۔ اور تہا ہے ذہن میں اس کی صورت آئی یہ زید کا علم ہے۔

علم کی دو قسمیں ہیں۔ تصور و تصدیق
تصدیق۔ علم اس بات کا ہے کہ فلاں شئی فلاں شئی ہے جیسے کہ تم کو اس بات کا علم ہو کہ زید عمر کا باپ ہے۔

تصور۔ وہ علم ہے جس میں اس قسم کا علم نہ ہو جیسے صرف زید کا علم یا مثلاً زید کا غلام

سوالات

ان مثالوں میں غور کرو اور بتاؤ کہ تصور کون ہے اور تصدیق کون

(۱) زید کا گھوڑا (۲) عمر کی بیٹی (۳) عمر و زید کا غلام (۴) بکر خالد کا بیٹا ہوگا (۵) سردابی

۱۔ جیسے آئینہ کے سامنے جب کوئی چیز آتی ہے، تو اس میں اس چیز کی صورت نقش ہو جاتی ہے، اسی طرح ہمارے ذہن میں بھی ہر چیز کی ایک صورت نقش ہو جاتی ہے، مگر آئینہ میں تو دکھائی دینے والی چیزوں ہی کی صورت آتی ہے، اور ذہن میں دکھائی دینے والی چھٹی جانے والی چھٹی جانے والی شئی دینے والی صورت بھی جانے والی چھٹی جانے والی چیزوں اور باتوں کی صورت اور کیفیت بھی آ جاتی ہے، یہی ہر چیز کا علم ہے، دیکھو ہم ایک شخص کو دیکھ کر اس کی آواز سن کر یہ کہتے ہیں کہ زید نہیں مرد ہے اس واسطے کہ نہ بکے نہ بچے اور اس کی آواز سننے سے ہمارے ذہن میں جو صورت اور کیفیت آئی ہوئی تھی، وہ ایسی نہیں ایسی ہی اشیاء کی تو دیکھ کر دیکھ کر سوچ کر سوچ کر ہم کہتے ہیں یہ سب نہیں اس لئے کہ سب کے دیکھنے چکھنے سونگھنے اور چھونے سے جو صورت اور کیفیت ذہن میں آئی ہوئی ہے، وہ ایسی نہیں اسی طرح کسی چکر کو دیکھ کر کسی کو کھٹ کسی کو سخت کسی کو نرم کسی کو مڑا ہوا کسی کو خوشبودار وغیرہ وغیرہ اس لئے کہتے ہیں کہ میٹھے کھٹے کے چکھنے سخت اور نرم کے چھونے سے سڑے اور خوشبودار کے سونگھنے سے جو صورت اور کیفیت ذہن میں آئی ہوئی ہے، وہ ایسی ہے فرض اس سے معلوم ہوا کہ دیکھنے چھونے سننے اور سونگھنے سے ذہن میں ایک صورت جاتی ہے اسی طرح کسی بات کے چکھنے سے بھی ایک صورت ذہن میں آتی ہے یہی سب علم ہے ۱۲۔ ۱۳۔ یعنی جو چیز پر ہر ادریقین لازم ہو ۱۴۔ ایک چیز پر یا علم میں صورت ہو جیسے زید کی صورت یا آدمی کی صورت ہو اور انہیں نسبت نہ ہو جیسے زید کو کہ خالد وغیرہ کی صورت الگ الگ یا نسبت بھی ہو مگر تاہم نہ ہو جیسے زید کا غلام چھٹی لڑکی یا حیدر کو مگر خبر یہ نہ ہو ان میں سے جو جیسے لے یا خبر یہ ہو مگر شک ہو جیسے یا ہوگا وغیرہ سب تصور ہے ۱۵۔ یا فلاں شئی نہیں ۱۶۔ شفعہ عہد یا زید عمر کا باپ نہیں ہے ۱۷۔ شفعہ -

(۶) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں (۷) جنت حق ہے (۸) دوزخ (۹) عذاب کا عذاب (۱۰) مکر معطل ہے۔

سبق دوم

تصور و تصدیق کی قسمیں

تصور کی دو قسمیں ہیں۔ تصور بدیہی۔ تصور نظری۔
تصور بدیہی۔ ایسی شئی کا علم ہے کہ اس کی تعریف بنانے کی ضرورت نہ ہو بدول کا
تعریف کے سمجھ میں آجائے جیسے پانی۔ آگ۔ گدھی۔ سردی۔ کہ سننے ہی یہ چیزیں اس
تہااری سمجھ میں آجاتی ہیں۔ تعریف کی ضرورت نہیں۔
تصور نظری۔ اس شئی کا علم ہے کہ بدون تعریف کئے وہ تہااری سمجھ میں نہ آئے
آئے جیسے آسمان۔ فعل۔ حرف۔ مغرب۔ مبنی۔ جن۔ فرشتہ۔ بھوت۔ دیو۔ علم
تصدیق کی بھی اسی طرح دو قسمیں ہیں۔ تصدیق بدیہی۔ تصدیق نظری۔
تصدیق بدیہی۔ وہ تصدیق ہے جس کیلئے دلیل بنانے کی ضرورت نہ ہو جیسے دلیل
چار کا آدھا ہے اور ایک چار کا پچھڑھائی ہے۔
تصدیق نظری۔ وہ تصدیق ہے جس کیلئے دلیل بنانے کی ضرورت ہو جیسے پر بال علم
موجود ہیں۔ عالم بنانے والا اور تصرف کرنے والا ایک ذات پاک ہے۔

سوالات

۱۔ مثلہ ذیل میں بتاؤ کہ کون تصور و تصدیق کس قسم کا ہے

(۱) پلہط (۲) جنت (۳) قبر کا عذاب (۴) چاند (۵) آسمان (۶) دوزخ موجود ہے۔

۱۔ اہم وہ کہہ ہے جو بلا کسی کے لائے ہو جس کے اندر اندر نہ کہے فعل وہ کہ جو بلا کسی کے لائے ہو جس کے اندر اندر نہ کہے حرف وہ کہہ ہے
جو بلا کسی کے لائے ہو جس کے اندر نہ کہے فعل وہ کہہ ہے جو بلا کسی کے لائے ہو جس کے اندر اندر نہ کہے فعل وہ کہہ ہے جو بلا کسی کے لائے ہو جس کے اندر اندر نہ کہے
میں آئے اندر نہ کہے فعل وہ کہہ ہے جو بلا کسی کے لائے ہو جس کے اندر اندر نہ کہے فعل وہ کہہ ہے جو بلا کسی کے لائے ہو جس کے اندر اندر نہ کہے
وہ زہن جو بہت لمبا ہوڑا ہو ان کی تعریف میں ۱۲ ج ۱۵ اس کی دلیل یوں کہہ کر پڑی جن ہے اور جن موجود ہے، تو
پڑی ہو جو ۱۲ ج ۱۵ کیلئے کہہ دیجئے ہوتے تو اس کے خلاف ہے فساد ہوتا اور فساد نہیں ہوتا موصوم ہوا کہہ دو تو میں نہیں ایک سے
۱۲ ج رد و بدل ۱۲ ج ۱۵ دوزخ کے اوپر جنت میں چلے کیلئے ۱۲ ج ۱۵۔

دوخ (۷) نرا ذوا اعمال کی (۸) جنت کے غزانے (۹) عمر و کا بیٹا کھڑا ہے (۱۰) کوثر جنت کی حوض ہے (۱۱) آفتاب روشن ہے۔

سبق سویم

نظر و فکر منطق کی تعریف اور منطق کی غرض و موضوع
 دو یا زیادہ تصور کو آپس میں ملا کر کسی نامعلوم تصور کو حاصل کرتے ہیں جیسے مثلاً تم کو حیوان بدول کا علم ہے اور ناطق کا دونوں کو ملایا تو حیوان ناطق ہوا۔ ان دو تصویروں سے تم کو بیزیر انسان نامعلوم کا علم ہو گیا اور ان دو تصویروں معلوم کو جن سے نامعلوم تصور کا علم ہوا ہے تعریف اور معرفت کہتے ہیں۔ اسی طرح دو تصدیق یا زیادہ کو ملا کر کسی نامعلوم میں تصدیق کو معلوم کرتے ہیں جیسے تم کو یہ بات معلوم ہے کہ انسان جاندار ہے اور یہ بھی علم ہے کہ ہر جاندار جسم والا ہے ان دونوں باتوں کو تم نے ملایا تو تم کو اس کا علم ہوا کہ انسان جسم والا ہے اور ان دو تصدیق معلوم کو جن سے نامعلوم تصدیق حاصل کرتے ہیں دلیل اور حجت کہتے ہیں۔ اسی طرح دو علموں یا زیادہ کو ملا کر کسی نامعلوم کے معلوم ہونے کو فکر اور نظر کہتے ہیں کبھی اس ملانے اور ترتیب میں غلطی بھی ہو جاتی ہے، ایسی غلطی کی اصلاح جس علم سے ہو وہ منطق ہے پس منطق وہ علم ہے جس سے کسی شے کی تعریف اور دلیل بنانے میں خطا ہونے سے حفاظت ہو اور غرض اس علم کی فکر اور غور کا صحیح ہونا ہوا۔ اس کے

۱۔ حکم کے دو حصے بحث کی جائے ۲۔ جسے حالات سے بحث کی جائے ۳۔ جاندار ۱۲ ج۔ ۴۔ عقل ۱۲ ج۔ ۵۔ کوثر
 انسان جاندار ہے عقل والا ہے ۱۲ ج۔ ۶۔ جملہ حیران و ناطق کو اور انسان جاندار ہے ۱۲ ج۔ ۷۔ ہر جاندار جسم ہے ۱۲ ج۔ ۸۔ اس طرح کہ
 ایک پیسے ہوا ایک پیرس اور محمود و محمود جانے ۱۲ ج۔ ۹۔ ہذا اذہب لقدماء و لحنقہ من بعد حصہ وقال المتأخرین ہذا الترتیب
 ۱۲ ج۔ ۱۰۔ یعنی جانے جسے تصویروں اور تصدیقوں کو تادمہ کے موافق ملانے میں ۱۲ ج۔ ۱۱۔ نظر یعنی جانے جوڑوں کا ملانا ۱۲ ج۔ ۱۲۔
 اس سے آسان یوں سمجھو کہ ایک شخص نو مسلم نے فرشتہ کا نام سنا وہ یہ نہیں جانتا کہ فرشتہ کیا چیز ہے اس نے تم سے پوچھا اب تم اس کو کیسے بتاؤ گے تو تم
 کو معلوم ہو کہ وہ تم کے معنی جانتا ہے اور فرشتہ کے معنی بھی جانتا ہے اور نورانی کے معنی بھی جانتا ہے اور لطیف کے معنی بھی جانتا ہے اور
 فرزند اور نافرمانی کے معنی بھی جانتا ہے پس تم نے ان سب کو اس طرح ملایا کہ فرشتہ ایک ایسا جسم ہے جو زندگی رکھتا ہے اور لطیف نورانی
 ہے اور نافرمانی کی کبھی نافرمانی نہیں کرتا پس ان تصدیقات معلومہ کے ذریعہ سے ایک نامعلوم تصور یعنی فرشتہ کا مفہوم اس کو معلوم ہو گیا ۱۲ ج۔ ۱۳۔
 اسی سے آسان یوں سمجھو کہ ایک شخص نو مسلم کو تم نے بتا دیا کہ سورہ لیل گناہ ہے اور وہ یہ بات نہیں جانتا اس لئے تم سے پوچھا ہے کہ کیسے سورہ کو
 سورہ لیل کا مفہوم ہے سو وہ بایں ہمیں ایک بات یہ کہ نافرمانی کرنا کو مٹا کہ گناہ ہے اور وہ بات یہ کہ سورہ قرآن مجید خدا تعالیٰ نے سورہ لیل کو

مہر کیا ہے پس ان دونوں تصدیق کے ملانے سے وہ تصدیق جو معلوم ہوتی کہ سورہ لیل گناہ ہے ۱۲ ج۔ ۱۳۔

بعد مجھ کر تشریح کے حالات کسی علم میں بحث ہو وہی اس علم کا موضوع ہے منطق کا موضوع وہ تعریفات اور دلیلیں ہیں جن سے نہ جانے ہوئے تصور اور نہ جانی ہوئی تصدیق کا علم حاصل ہو۔

سوالات

(۱) نظر اور فکر کی تعریف بتاؤ (۲) منطق کی تعریف کرو، (۳) منطق کی غرض کیا ہے (۴) موضوع کس کو کہتے ہیں (۵) منطق کا موضوع کیا ہے۔

سبق چہارم

دلالت و وضع اور دلالت کی قسمیں

دلالت، کبھی شئی کا خود بخود قدرتی طور سے یا کسی کے مقرر کرنے سے ایسا ہونا کہ اسکے جاننے سے دوسری چیز نا معلوم کا علم ہو جائے، پہلی شئی کو جس کا علم ہوا ہے، دال اور دوسری چیز کو جس کا علم ہوا بدلول کہتے ہیں جیسے دھویں کو جب تم دیکھو تو اس سے آگ کا علم تم کو ضرور ہوگا پس دھویں دال اور آگ بدلول اور دھویں کا اس طور پر ہونا کہ آگ کے علم سے آگ کا علم ہوتا ہے دلالت ہے۔

وضع، ایک شئی کا دوسری شئی کے ساتھ خاص کر دینا یا دوسری شئی کیلئے مقرر کر دینا کہ پہلی شئی کے علم سے دوسری شئی کا علم ہو جائے شئی اول کو موضوع اور دوسری شئی کو جس کا علم ہوا ہے موضوع کہتے ہیں جیسے لفظ چاقو کو جو موجودہ دستہ اور پھل کے لئے مقرر کر دیا گیا کہ جب لفظ چاقو تو تھا تو اس کا نام میں پڑنا ہے تو فوراً دستہ اور پھل اس کا ہی تمہاری سمجھ میں آتا ہے اور دوسری چیز نہیں آتی چاقو موضوع ہے اور وہ دستہ وغیرہ موضوع کہ ہے اور اس طرح مقرر کر دینا اور خاص کرنا وضع ہے۔

۱۔ جانے ہوئے تعریفات اور تصدیقات ۱۲ ح ۱۵ یعنی وضع کرنے سے اور وضع کی تعریف آگے ہے ۱۲ ح ۱۴ تم اوپر پڑھ لیں ہو کہ دین میں ہر چیز کی صورت آجانی ہے جسے علم کہتے ہیں پھر اگر وہ صورت حمد وغیرہ یعنی کی صورت ہو تو تصدیق و رد نہ تصور تھی اب ان صورتوں کو دوسروں کو سمجھانے کے واسطے لفظوں اور علامتوں وغیرہ کی ضرورت ہے، پھر ان چیزوں کا ایسا ہونا کہ ان کے جاننے سے وہ صورتیں معلوم ہو جائیں یہ دلالت ہے ۱۲ ح ۱۴ جیسے آواز سننے سے بولنے والے کا علم ہوتا ہے، اور مقرر کرنے سے مثلاً نام سے نام والے کا علم ۱۲ ح ۱۴ یعنی اصطلاح ٹھہرا لینے سے ۱۲ شفت للعلم یعنی جس کو خاص یا مقرر کیا ہے، ۱۲ شفت للعلم جس کے لئے خاص یا مقرر کیا ہے ۱۲ شفت یعنی لغت والوں نے مقرر کر دیا ۱۲ شفت للعلم یعنی جب کہ اس لغت کو تم جانتے ہو ۱۲ شفت - لہ یعنی پھل ۱۲ شفت -

دلائل کی دو قسمیں ہیں۔ لفظیہ و غیر لفظیہ۔

دلائل لفظیہ۔ وہ دلائل ہیں جن میں ال کوئی لفظ ہو جیسے زید کی دلالت اس کی ذات پر۔

دلائل غیر لفظیہ۔ وہ دلائل ہیں جن میں ال لفظ نہ ہو جیسے دھوپ کی دلالت آگ پر۔

دلائل لفظیہ کی تین قسمیں ہیں۔ وضعیہ، طبعیہ، عقلیہ۔

دلائل لفظیہ وضعیہ۔ وہ دلائل ہیں جن میں لفظ ہو اور دلائل وضع کی وجہ سے ہو

جیسے لفظ زید کی دلالت ذات زید پر اگر لفظ زید ذات زید کیلئے موضوع نہ ہو تا تو دلائل نہ ہوتی،

دلائل لفظیہ طبعیہ۔ وہ دلائل ہیں جن میں لفظ ہو اور دلائل بوجہ طبیعت کے اقتضاء

کے ہو جیسے آہ کی دلالت کسی سنج و صدمہ پر کہ تمہاری طبیعت سنج و صدمہ کے وقت اس

لفظ کے بولنے کو مقتضی ہے۔

دلائل لفظیہ عقلیہ۔ وہ دلائل ہیں جن میں لفظ ہو اور دلائل بوجہ عقل کے

اقتضاء کے ہو جیسے دلائل لفظ زید کی جو دیوار کے پیچھے سے سنا جائے بولنے والے کے وجود پر

اسی طرح دلائل غیر لفظیہ کی بھی تین قسمیں ہیں۔ وضعیہ۔ طبعیہ۔ عقلیہ۔

دلائل غیر لفظیہ وضعیہ۔ وہ دلائل ہیں جن میں لفظ نہ ہو اور دلائل بوجہ وضع کے ہو

جیسے لکھے ہوئے حروف کی دلالت حروف پر جیسے مثلاً زید پر لغزش لفظ زید پر دلالت کرتے ہیں۔

دلائل غیر لفظیہ طبعیہ۔ وہ دلائل ہیں جن میں لفظ نہ ہو اور دلائل بوجہ طبیعت

کے دلالت کی تعریف کذب میں رکھ کر تعریف کو سمجھ لینی کسی چیز کا ایسا ہونا کہ اس سے دوسری سمجھی جائے اور پہلی چیز

لفظ ہو تو دلائل لفظیہ ہیں، اور ایسے سب دلائل کی تعریف کہہ ۱۲ ج ۱۱۱ یعنی لفظ زید کی ۱۲ شفت ۱۱۱ یعنی

لفظ سے اس کا مدلول اس وجہ سے سمجھ میں آتا ہو کہ مقرر کرنے والوں نے اس لفظ کو اس کے واسطے مقرر کر لیا ہے جیسے

یہ نام رکھ لیا ۱۲ ج ۱۱۱ یعنی طبیعت یہ چاہتی ہے کہ جب اس میں یہ مدلول پایا جائے تو زبان پر یہ دال لفظ آجائیں

کہ جب رنج ہو تو زہن پر آہ آئے پھر آہ رنج پر دلالت کرے گا ۱۲ ج ۱۱۱ تو جو شخص یہ لفظ تم سے منے گا

یہ کہے گا کہ تم کو کچھ رنج ہے ۱۲ شفت ۱۱۱ یعنی حرف عقل اس کو چاہے اس طرح کہ یہ کسی اور چیز کا اثر ہو جیسے

آواز بولنے والے کا اثر ہے ۱۲ ج ۱۱۱ ایک بے معنی لفظ ہے ۱۲ ج ۱۱۱ یعنی حروف کے نقش جو کا فذ پر بنے ہوئے

ہیں اور حروف وہ ہیں جو زبان سے نکلتے ہیں انہیں نقشوں سے لفظ کہے گئے ۱۲ ج ۱۱۱ جسے زبان سے کہتے

ہیں ۱۲ ج ۱۱۱ یعنی کان سے سنے والا اپنی عقل سے معلوم کر لیتا ہے کہ کوئی بولے والا ضرور ہے ۱۲

کے اقتضائے کہ ہو جیسے گھوڑے کا ہنہانا دلالت کرتا ہے گھاس دانہ کی طلب پر۔
دلالت غیر لفظیہ عقلیہ :- وہ دلالت ہے کہ دال لفظ نہ ہو اور دلالت بوجہ عقل کے ہو جیسے
دھوئیں کی دلالت آگ پر۔ یہ کل چھ قسمیں دلالت کی ہوتیں ان کو خوب یاد کر لو۔

سوالات

۱) دلالت کی تعریف بتاؤ (۲) وضع کی تعریف کرو (۳) دلالت لفظیہ و غیر لفظیہ کی تعریف
اور ان دونوں کی قسمیں بتاؤ :-
امثالہ ذیل میں غور کر کے بتاؤ کہ کونسی دلالت ہے، اور یہ بھی بتاؤ کہ دال کون ہے، اور مدلول کیا ہے،
(۱) سرکا ہلانا۔ ہاں یا نہیں (۲) سُرُخ جھنڈی۔ ریل کا ٹھیکرانا (۳) تار کے کٹنے کی آواز۔ تار کا
مضمون (۴) لفظ۔ قلم۔ تختی۔ مدرسہ۔ زید۔ انسان (۵) دھوپ (۶) آہ۔ اودھ۔ اودھ۔

سبق نمبر ۵

دلالت لفظیہ و ضعیفہ کی قسمیں

دلالت لفظیہ و ضعیفہ کی تین قسمیں ہیں۔ مطابقت۔ تضمن۔ التزام
دلالت مطابقت :- وہ دلالت لفظیہ ہے کہ لفظ اپنے پورے موضوع لفظ پر دلالت کرتا ہے

۱۔ یہ سب دال ہیں ان کے مدلول بھی تم ہی بتاؤ ۱۲ ص ۲۵ ملو ملو دیکھو یہ سب دال سے اور دوسرا جو نشان کے بعد
ہے، مدلول ہے ۱۲ ص ۲۵ یعنی اس سے پورا موضوع لفظ سمجھا جاوے اور پورا ہی سمجھنا مقصود ہو ۱۲ ص ۲۵ جو کلمہ اور دلائل سے زیادہ
فائدہ نہیں پہنچاتا اور لفظیہ و ضعیفہ سے فائدہ صحت سے زیادہ ہوتا ہے ۱۲ ص ۲۵ اس ہی کو بیان کیا گیا ہے ۱۲ ص ۲۵ اس میں
قدرے شرح کی ضرورت ہے، وہ یہ کہ انسان کے پورے معنی سمجھ لئے گئے ہیں، اگر ایک جاندار عقل رکھنے والا حیوان ناطق کا
بھی مطلب ہے، اور یہ بھی ظاہر بات ہے کہ اس پورے معنی کے دو جز ہیں یعنی حیوان اور ناطق بھی ظاہر ہے، کہ جب کبھی مجموعہ کا علم ہوتا
ہے، اس کے اجزاء کا بھی علم ہوتا ہے، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کسی شخص کو انسان ناطق یعنی ماقبل ہونے کا علم ہوگا، ضروریہ
بھی سمجھے گا کہ جن علوم کے حاصل کرنے کے لئے عقل کافی ہے، انسان ان علوم کے حاصل کرنے کی ضرورتا ہیست رکھتا ہے، پس قیاسیت
علوم خاصہ کا مفہوم انسان کے لوازم میں سے ہونی، اور یہ بھی ضروری بات ہے کہ جب کسی شے کا علم ہوتا ہے تو اس کے لازم کا بھی ضرورتاً
اب سمجھو کہ لفظ انسان موضوع ہو اور حیوان ناطق کا مجموعہ اس کا موضوع لفظ حیوان اور ناطق اس کے جز ہونے اور قیاسیت علوم میں موضوع
لا کا لازم ہوا پس ضرورتاً لفظ انسان بول کر حیوان ناطق مراد لیا جاتی ہے، اس کی دلالت مجموعہ حیوان ناطق پر بھی ہونی اور صرف ناطق اور قابل علوم خاصہ
پر بھی ہونی، لہذا فرق ہے کہ مجموعہ حیوان ناطق پر قصداً ہونی اور صرف حیوان اور صرف ناطق اور قابل علوم خاصہ پر بلا قصد ہونی سو اس مجموعہ پر قصد دلالت
مطابقت ہے اور ایک ایک جز پر بلا قصد دلالت تضمن ہے، اور لازم پر بلا قصد التزام ہے، اس سے خوب سمجھ لیا جائے ۱۲ ص ۲۵
۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

جیسے انسان کی دلالت مجموعہ حیوان ناطق پر۔

دلالت تقصین: یہ ہے کہ لفظ اپنے موضوع کے جزو پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت حیوان پر یا ناطق پر۔

دلالت التزام: یہ ہے کہ لفظ اپنے موضوع کے لازماً پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت قابلیت علم پر۔

سواکات

اشیاء ذیل میں آل اور مدلول لکھے جاتے ہیں ان میں دلالت کی قسمیں بتاؤ

(۱) نابینا۔ (۲) آنکھ۔ (۳) لنگڑا۔ (۴) مانگ۔ (۵) درخت۔ (۶) شاخیں۔ (۷) ٹکڑا۔ (۸) ناک۔ (۹) ہڈی۔
کتاب الصوم (۱۰) ہدایۃ النور۔ مقصد اول (۱۱) چاقو۔ اس کا دستہ۔

سبق ششم

مفرد و مرکب

مفرد: وہ لفظ ہے کہ اس کے جزو سے اس کے معنی کے جزو پر دلالت کا قصد نہ ہو جیسے لفظ زید کہ اس کے جزو سے مثلاً ز سے اس کے معنی کے جزو پر دلالت کا ارادہ نہیں بلکہ دلالت ہی نہیں۔

مفرد کی چار قسمیں ہیں۔ اول اس لفظ کا جزو نہ ہو جیسے لفظ کہ اردو میں دوم لفظ کا جزو نہ ہو مگر وہ معنی دار نہ ہو جیسے انسان کہ الف و تون و س وغیرہ کے کچھ معنی نہیں سوم لفظ کا جزو نہ ہو اور معنی دار بھی ہو لیکن جو معنی تم کو مقصود ہیں ان پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے لفظ عبد اللہ کسی کا نام ہو تو عبد اور اللہ کے معنی دار جزو ہیں لیکن جس شخص کا یہ نام ہے اس کے جزو پر دلالت نہیں کرتے۔ چہاں کہ لفظ کے جزو معنی دار ہوں اور جو معنی تم کو مقصود ہیں اس کے جزو پر بھی دلالت کرے لیکن اس دلالت کا تم نے ارادہ نہیں کیا جیسے حیوان ناطق کسی شخص کا

۱۔ یعنی جزو سمجھا دے مگر مقصود ہو پورا، اور جس واسطے بلا قصد سمجھا جاتا ہو کہ پورا سمجھا بدولت جزو کے نہیں ہو سکتا ۲۔ یعنی لازماً بھی سمجھا جاتا ہو بلا قصد کے اور مقصود موضوع لازماً ہی ہو مثال عبد حاضر میں سمجھ لیجئے ۳۔ مع ان مثالوں میں پہلا کلمہ حال اور دوسرا مدلول ہے ۴۔ اس میں مرد ہے و حرف کفر ظاہر کرنے کی واسطے ہے، اور اصل فقہاء میں ہے ۵۔ بندہ اور اللہ کے معنی وہ ذات جو تمام کمال کی مقصود کی جانتے ہے ۶۔ لفظ کو کہ جس کا نام ہے وہ حیران ہوا معنی ہے مگر خاص معنی میں کیا ہے وہ موضوع لا بھی حیوان ناطق جس خاص معنی کے ہوا وہ موضوع ہی حیوان ناطق ہے تو حیوان کی حیوان یا کو زبان کی ناطق پر دلالت ہوئی اگر اس میں مرد و سبب ہو کر ۱۲۔ لفظ کو کہ جب لفظ زید پور لگائی گئی کہ اس کی ذات مراد ہے تو یہ نہیں ہے کہ وہ تنہا دلالت نہ کیا کیونکہ وہ صرف ایک لفظ ہے جو پور دلالت ایک جزو پر ہو سکتا ہے

نام رکھ دیں تو معنی مقصود کے جزوں پر اس کے جز و دلالت کرتے ہیں مگر نام رکھنے کی حالت میں تم کو یہ دلالت مراد نہیں۔

مذکورہ۔ وہ لفظ ہے کہ اس کے جزو سے معنی کے جزو پر دلالت کا ارادہ کیا جاوے جیسے زید کھڑا ہے کہ یہ الیا لفظ ہے اس کے جزو سے معنی کے جزو پر دلالت کا ارادہ کیا گیا۔

سوالات

ان مثالوں میں بتاؤ کون لفظ مفرد ہے کون مرکب
 احمد مظفر گجر۔ سلام آباد عبدالرحمن۔ ظہر کی نماز۔ رمضان کا روزہ۔ ماہ رمضان
 جامع مسجد۔ دہلی کی جامع مسجد خدا کا گھر ہے۔

سبق ہفتم

کلی و جزئی کی بحث

مفہوم۔ (یعنی جوشی ذہن میں آتی ہے) کی دو قسمیں ہیں۔ کلی۔ جزئی۔
 جزئی۔ وہ مفہوم ہے کہ اس میں شرکت نہ ہو سکے یعنی ایک شے معین پر صادق آوے
 جیسے زید کہ ایک خاص شخص کا نام ہے۔

کلی۔ وہ مفہوم ہے کہ اس میں شرکت ہو سکے یعنی کسی چیزوں پر صادق آوے جیسے آدمی کہ زید عمرو
 بکر ان سب کو آدمی کہنا صحیح ہے، کلی جن چیزوں پر بولی جاتی ہے وہ اس کے جزئیات افراد کہلاتے
 ہیں جیسے آدمی کے افراد و جزئیات زید عمرو بکر وغیرہ ہیں اور حیوان کے جزئیات
 انسان بکری بیل وغیرہ ہیں۔

۱۔ ان کے موضوعات بھی تا دۃ العالیٰ یعنی کسی چیزوں پر بولے جانے کا احتمال ہی نہ ہو جیسے زید عمرو بکر وغیرہ ۱۱۔ ۱۲۔
 یعنی صادق آئے کا احتمال ہو، چاہے صادق آئے چاہے نہ ہو، آئے جیسے سورنہ کا پھل ایک کی ہے کہ بہتوں پر صادق آسکتا ہے مگر
 چونکہ اس کا وجود نہیں اس لئے صادق کسی پر نہیں آتا ۱۳۔ ۱۴۔ کہ چونکہ اس وحدت کے کئی جزو ہیں، ادا اس وحدت کے
 معنی کے بھی کئی جزو ہیں، اور وحدت کے ایک ایک جزو سے معنی کے ایک ایک جزو پر دلالت کرتے مقصود بھی
 ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

سوالات

مندرجہ ذیل اشیا میں خود کے بناؤ کہ کون کلی ہے اور کون جزئی
گھوڑا بکری - میری بکری - زید کا غلام، سوج - یہ سوج - آسمان - یہ آسمان - سفید
چادر - سیہ کرتا - ستارہ - دیوار - یہ مسجد - یہ پانی - میرا قلم -

سبق ہشتم

حقیقت و ماہیت شئی کی بحث اور کلی کی قسمیں
حقیقت یا ماہیت کسی شئی کی وہ چیزیں ہیں کہ جن سے وہ شئی ملکر بنے اگر ان میں
سے ایک چیز نہ ہو تو وہ شئی موجود نہ ہو جیسے مثلاً انسان ہے اسکی حقیقت حیوانِ ناطق
ہے اور جو چیزیں حقیقت کے سوا ہیں وہ عوارض کہلاتے ہیں جیسے انسان کے اندر کالا
گودا عالم یا جاہل ہونا عوارض ہیں کہ ان پر انسان کا وجود موقوف نہیں -
کلی کی دو قسمیں ہیں - ذاتی - عرضی -

کلی ذاتی - وہ کلی ہے کہ جو اپنی جزئیات کی پوری حقیقت ہو یا پوری حقیقت نہ ہو
لیکن اس کا ایک جزو ہو، اول کی مثال جیسے انسان کہ اپنی جزئیات یعنی زید عمرو بکر
کی عین حقیقت ہے اور دوسرے کی مثال حیوان ہے کہ اپنی جزئیات یعنی انسان
بکری بیل کی حقیقت کا جزو ہے -

۱۔ ایک مندرجہ بات یہ سمجھ کر کلی کبھی اسم اشارہ لانے سے کبھی جزئی کی طرف مضاف کرنے سے کبھی نادی بنانے سے وغیرہ وغیرہ
مدرت میں ایک کے لئے خاص ہوجاتی ہے تو اس وقت جزئی بن جاتی ہے ۱۱۔ ۱۲۔ یعنی جن کے آپس میں ملتے ہوئے چیزیں جاتے
کہ سب مل جائیں تو جزئی بن جائے اور ایک بھی نہ ہو تو نہ بنے جیسے صرف حیوان سے جو کلمہ اس کی ساتھ ناطق نہ ہو اور ایسے بھی صرف ناطق
ہے جبکہ اس کے ساتھ حیوان نہ ہو انسان کی حقیقت نہیں بن سکتی یعنی انسان نہیں بن سکتا اور دونوں مل جائیں تو انسان بن جائے
۱۳۔ ۱۴۔ یعنی انسان سے انسان نہیں بنا اگر یہ غیر ان میں سے کسی ایک بات کے یا یا بھی نہ جائے ۱۵۔ ۱۶۔ کیونکہ نہ در عمرو
کی حقیقت حیوان ناطق ہے اور یہی بعینہ انسان کے معنی ہیں ۱۷۔ ۱۸۔ کیونکہ نہ شئی کی حقیقت حیوان ناطق اور بکری کی
حیوان ناطق ہے اور حیوان ان کا جزو ہے ۱۹۔ ۲۰۔ بناء علی تراوہما فی بعضی الاختلاف و فی اکثر لفظی بینہما
باعتبار الوجود فی الحقيقة والمراد بالشیء الای صنف الیہ الامیۃ والحقیقۃ ہوا مرکب باعتبار المعام والا فالماہیۃ
عائتہ للبیط والمرکب ۱۲۔ مستف

کلی عرضی :- وہ کلی ہے کہ جو اپنی جزئیات کی نہ پوری حقیقت ہو، اور نہ حقیقت کا جزو ہو، بلکہ حقیقت سے خارج ہو جیسے ضاحک انسان کے لئے نہ حقیقت ہے، اور نہ حقیقت کا جزو ہے۔

سوالات

اشیاء ذیل میں سمجھو کہ کون کلی کس کے لئے ذاتی و عرضی ہے
جسم نامی - درخت انار - بیٹھا انار - سرخ انار - حیوان - فرس - قوی گھوڑا - گشاہ مسجد -
جسم - پتھر - سخت پتھر - لوہا - چاقو - تیز چاقو - تلوار - تیز تلوار -

سبق نہم

ذاتی اور عرضی کی قسمیں

ذاتی کی تین قسمیں ہیں - جنس - نوع - فصل۔

جنس - وہ کلی ذاتی ہے جو ایسے جزئیات پر بولی جائے کہ ان جزئیات کی حقیقتیں الگ الگ ہوں جیسے حیوان کہ اس کی جزئیات انسان و بقرو وغیرہ کی حقیقت جدا جدا ہے۔

نوع - وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے کہ ان جزئیات کی حقیقت ایک ہو جیسے انسان کہ زید و عمرو و یکر وغیرہ کی نوع ہے اور ان کی حقیقت ایک ہے۔

فصل :- وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے کہ ان کی حقیقت ایک ہو اور دوسری حقیقتوں سے اس حقیقت کو جدا کرے جیسے ناطق انسان کا فصل ہے

۱۔ کیونکہ پوری حقیقت تو حیوان ناطق ہے اور ضاحک کے معنی اس کے پورے کے معنی ہیں نہ اس کے جزو کے بلکہ ہنسنے والے ہیں ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

کہ زید و عمرو بکبر پولا جاتا ہے اور ان کی حقیقت یعنی انسان کو دیگر حقائق مثلاً بقرو غنم وغیرہ سے جیدا کرتا ہے۔

کلی عرضی۔ کی دو قسمیں ہیں۔ خاصہ اور عرض عام۔ خاصہ۔ وہ کلی عرضی ہے جو ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو جیسے ضاحک انسان کا خاصہ ہے اور زید و عمرو بکبر کہ جنکی حقیقت ایک ہے کے ساتھ خاص ہے۔ عرض عام۔ وہ کلی عرضی ہے جو چند مختلف افراد کی حقیقتوں پر صادق آئے جیسے ماشی دپاؤں سے چلنے والا انسان و بقرو وغیرہ کا عرض عام ہے اور انسان کی حقیقت اور ہے اور بقرو کی دوسری، پس کلی کی خواہ وہ ذاتی ہو یا عرضی پانچ قسمیں ہیں جن میں فصل، خاصہ، عرض عام۔

سوالات

۱۔ مثلہ ذیل میں دو دوشی لکھی ہیں ان میں غور کر کے یہ بتاؤ کہ اول شئی دوسری شئی کیلئے جنس ہے یا نوع یا فصل یا خاصہ یا عرض عام
۲۔ حیوان فرس (۲) جسم نامی شجرانار (۳) حیوان حساس (۴) فرس صاہل (۵) انسان کاتب (۶) انسان قائم (۷) جسم مطلق فرس (۸) غنم ماشی (۹) حمار۔ ناہق (۱۰) انسان ہندی۔

سبق دہم

اصطلاح ماہو کا بیان

جاننا چاہئے کہ منطقوں نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے اور نیز محاورہ بھی ہے کہ لفظ ماہو کیا ہے، وہ کسی شئی کی حقیقت کا سوال کرتے ہیں جیسے کہیں انسان ماہو (انسان کیا ہے) تو مطلب

۱۔ کہ زید و عمرو بکبر کی حقیقت انسان ہے جس کے معنی حیوان ناطق ہیں، اگر اس میں ناطق نہ ہو تو مرث حیوان رہ جاتا ہے، اور حیوان ہونے میں بقرو غنم وغیرہ سب شریک تھے، ناطق نے ان سے انسان کو الگ کر دیا ۱۲ ج ۱۵ اور ان کی حقیقت یعنی حیوان ناطق سے خارج بھی ہے، اس لئے عرضی اور خاصہ ہوئی ۱۳ ج ۱۵ اور ان کی حقیقتوں سے خارج بھی ہے ۱۷ کی حقیقتیں جن کی تعریف کے عاشرہ میں دیکھئے ۱۲ ج ۱۵ یعنی بقا بلہ فرس بقرو غنم وغیرہ پس اس میں جن کے وجود متکلف کا انکار نہیں ۱۳ ج ۱۵ یعنی اکثر ۱۲ ج ۱۵

اس کا یہ ہے کہ انسان کی حقیقت کیلئے اگر ماہوسے سوال ایک شے کو دیکھا ہے تو مطلب ہوگا کہ اس کی وہ حقیقت جو اسکے ساتھ مخصوص ہے بتاؤ اور جواب میں حقیقت مختصہ آؤ گی جیسے کہ انسان ماہوسے جواب اس کا حیوان ناطق ہوگا اسلئے کہ یہی اس کی حقیقت مختصہ ہے اور اگر دوسری یا زیادہ کو دیکھ کر سوال کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حقیقت بتاؤ جو ان میں سب میں تمام مشترک ہے یعنی وہ مشترک جزو بتاؤ کہ جس قدر اجزاء ان چیزوں میں مشترک ہیں وہ سب اس میں جاویں گے کوئی مشترک اسے باہر نہ ہو جیسے یوں پوچھیں انسان البقر و غنم ماہم (انسان اور بیل و بکری کیا ہیں) تو جواب میں حیوان آؤ گیگا جسم نہ آؤ گیگا اسلئے حیوان ہی ان کی پوری حقیقت مشترک ہے اور جسم تمام مشترک نہیں ہے اسلئے کہ حیوان میں سب مشترک اجزاء آگئے اور جسم میں نہیں آئے۔ اور اگر ان کے ساتھ کسی درخت مثلاً درخت انار کو شامل کر لیں تو جواب جسم ناجی جسم بڑھنے والا ہوگا اسلئے کہ اس وقت یہی تمام مشترک ہے اور اگر پتھر بھی ان کیساتھ ملایا جائے اور سوال یہ کیا جائے کہ انسان البقر و شجرۃ الریان و الحجر ماہی (انسان اور بیل اور درخت انار اور پتھر کیا ہیں) تو جواب جسم ہوگا۔ اسلئے کہ یہی ان کی تمام حقیقت مشترک ہے۔

سوالات

اشیا و ذیل جو یک جا یا علیحدہ علیحدہ لکھی گئی ہیں ان کے جواب بتاؤ۔
 (۱) فرس انسان (۲) فرس غنم (۳) درخت انگور و پتھر (۴) آسمان و زمین - زید (۵) شمس و قمر و درخت انہ (۶) مکھی جڑیا۔ گدھا (۷) انسان (۸) فرس (۹) حمار (۱۰) بکری اینٹ پتھر ستارہ (۱۱) پانی ہوا - حیوان۔

سبق پازدم

جنس اور فصل کی قسمیں

جنس کی دو قسمیں ہیں :- جنس قریب - جنس بعید۔

۱۔ اسی جزو کو تمام مشترک کہتے ہیں ۱۲ ج ۱۵ کیونکہ جو جزو ان میں مشترک ہیں وہ جسم ناجی حاشی - مشترک بالامادہ ہیں، اور حیوان ان سب کے جزو کا نام ہے ۱۲ ج ۱۵ یعنی جب ان کو دیکر ماہوسے سوال کریں تو کیا جواب ہوگا ۱۲ ج ۱۵ کہ صا ۱۳ شلاً الانسان والفرس ماہما جواب حیوان ہے، اور الانسان والغنم والفرس والبقر والذباب والمار ماہم تب بھی جواب حیوان ہے ۱۲ ج ۱۵ کیونکہ بعضے اجزاء مشترک انسان و غنم و بقر میں یہ بھی ہیں ناجی جسم مشترک بالامادہ اور یہ جسم میں نہیں آئے ۱۲ ج ۱۵

جنس بعیدہ۔ کسی ماہیت کی وہ جنس ہے کہ اسکے افراد میں سے جن دو یا زیادہ سے سوال کیا جائے تو جواب میں اسی جنس کا آنا ضروری نہیں کبھی جواب میں آئے کبھی دوسری جنس جیسے جسم نامی انسان کی جنس بعیدہ ہے کہ اگر انسان اور فرس اور درخت سے سوال کریں تو جواب میں جسم نامی آو گیا اور اگر صرف انسان اور فرس سے سوال کریں تو جواب میں حیوان آو گیا جسم نامی نہ ہوگا فصل کی بھی دو قسمیں ہیں فصل قریب۔ فصل بعیدہ۔

فصل قریب: کسی ماہیت کا وہ فصل ہے کہ جنس قریب میں جو جزئیات اس ماہیت کے شریک ہیں وہ فصل ان جزئیات سے اس ماہیت کو جدا کرے جیسے انسان بقر و غنم حمار فرس و کھوئیوان ہونے میں شریک نہیں ہیں اور حیوان انسان کی جنس قریب اور ناطق انسان کو بقر و غنم وغیرہ سے جدا کرتا ہے تو ناطق انسان کے لئے فصل قریب ہے۔
فصل بعید: کسی ماہیت کا وہ فصل ہے کہ جنس بعید میں جو جزئیات اس ماہیت کے شریک ہیں وہ فصل ان جزئیات سے اس ماہیت کو علیحدہ کرے اور جنس قریب میں جو شریک ہیں ان سے جدا نہ کرے جیسے حمار انسان کا فصل بعید ہے کہ جنم نامی میں جو انسان کے شریک ہیں ان سے حمار تمیز دیتا ہے اور حیوان میں جو شریک ہیں ان سے جدا نہیں کرتا۔

سوالات
امثلہ ذیل میں بتاؤ کہ کون کس کیلئے جنس قریب اور جنس بعید اور فصل قرار اور فصل بعید نامطلق جسم بختم نامی نامحقق حاصل محاس نامی۔

۱۷ کیونکہ ان تینوں میں جو مشترک جنود ہیں، وہ جسم اور نور ہے لہذا جسم نامی جواب ہے، اور اس ۱۲۱۷ کے ساتھ ۱۲۱۷ جیسے درخت کا سرخو ۱۱۷۰ خلا غم بقرو وغیرہ سے نہیں کیونکہ وہ بھی حص رکھنے والے ہیں ۱۲۱۷ عقل والا جسم قابل العبادت یعنی لمبانی جو لڑائی مرنائی والا جسم نامی بڑھنے والا جسم نامی، یہیوں بخون گونے والا کما عاقل بہنہنہ والا حس رکھنے والا، نامی بڑھنے والا ۱۱۷۰ ج ۷۷۰ کہ جسم نامی کے افراد ہیں، ۱۲۱۷ شفت ۷۷۰ کہ یہ بھی جسم ہی کے افراد ہیں ۱۲۱۷ شفت

سبق دوازدهم

دو کلیوں میں نسبت کا بیان

جاننا چاہئے کہ جس قدر کلیات ہیں ہر کلی کو دوسری کلی کے ساتھ چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوگی وہ چار نسبتیں یہ ہیں۔ تساوی، تباہین، عموم و خصوص مطلق و وجہ۔

تساوی۔ یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر کلی دوسری کلی کے ہر فرد پر صادق ہو جیسے انسان و ناطق کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے ہر فرد پر صادق ہے ایسی دو کلیوں کو متساویین کہتے ہیں۔

تباہین۔ یہ ہے کہ ہر ایک کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ ہو جیسے انسان و فرس کہ انسان فرس کے کسی فرد پر صادق نہیں اور نہ فرس انسان کے کسی فرد پر صادق ہے ایسی دو کلیوں کو متباہینین کہتے ہیں۔

عموم و خصوص مطلق۔ وہ نسبت ہے کہ ایک کلی تو دوسری کلی کے ہر فرد پر صادق ہو اور دوسری پہلی کے ہر فرد پر صادق نہ ہو پہلی جو کہ دوسری کے ہر فرد پر صادق ہے اس کو عام مطلق اور دوسری کو خاص مطلق کہتے ہیں جیسے حیوان اور انسان کہ حیوان تو انسان کے ہر فرد پر صادق ہے اور انسان حیوان کے ہر فرد پر صادق نہیں ہے۔ حیوان عام مطلق اور انسان خاص مطلق ہے۔

عموم و خصوص من وجہ۔ وہ نسبت ہے کہ ہر ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق ہو اور بعض پر نہ ہو۔ جیسے حیوان اور بعض کہ حیوان بعض کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر نہیں اسی طرح بعض حیوان کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر

عنه البتہ بعض پر ہے، اور بعض بعض افراد پر محدود و غیرہ ہیں، کیوں کہ یہ حیوان کے بھی تو افراد ہیں اور ان افراد پر انسان صادق ہے، ۱۲ شفت
عنه بلکہ بعض پر ہو، ۱۳ شفت

نہیں ہے ان میں سے ہر ایک کو عام من و جدا و خاص من و جدا کہتے ہیں۔

سوالات

امثلہ ذیل کی کلیات میں نسبتیں بتاؤ۔

- (۱) حیوان - فرس (۲) انسان - حجر (۳) حمار (۴) حیوان - اسود (۵) جسم نامی - شجر - نخل
(۶) حجر - جسم (۷) انسان - غنم (۸) روحی - انسان (۹) غنم - حمار (۱۰) فرس - صاہل -
(۱۱) حساس - حیوان -

سبق سیر و ہم

معروف اور قول شارح کا بیان

دو یا زیادہ تصور جانے ہوئے کو ترتیب دے کر کسی نہ جانے ہوئے تصور کو جب معلوم کریں تو ان دو تصور یا زیادہ کو معروف اور قول شارح کہتے ہیں جیسے تم کو حیوان اور ناطق کا علم ہے ان دونوں کو ملایا تو حیوان ناطق ہوا اس سے تم کو انسان نامعلوم کی حقیقت کا علم ہو گیا۔ پس حیوان ناطق کو انسان کا معروف کہیں گے۔

معرف یا قول شارح کی چار قسمیں ہیں۔ حد تمام، حد ناقص، رسم تمام، رسم ناقص حد تمام کچھ شئی کی وہ معرف ہے کہ اس شئی کی جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے حیوان ناطق انسان کی حد تمام ہے۔

حد ناقص کچھ شئی کی وہ معرف ہے کہ اس کی جنس بعید اور فصل قریب سے یا صرف فصل قریب سے مرکب ہو۔ جیسے ہم ناطق یا صرف ناطق انسان کی حد ناقص ہے۔

۱۔ حیوان عام من و جدا بھی ہے اور خاص من و جدا بھی ایسے ہی ہیں خاص من و جدا عام من و جدا بھی ۱۲ ج ۱۱۰ سیاه ۱۲۔
۲۔ حمار کا درست ۱۲۔ یعنی ان کے مجموعہ کو ۱۲۔ جیسے یہ بتانا ہو کہ تیسرے منطق کیا ہے تو ان جانے ہوئے تصوروں کو کہ منطق کی پہلی کتاب اردو میں مولانا عبداللہ صاحب مرحوم کی تصنیف ہے جمع کرنے سے تیسرے منطق جانی گئی ۱۲ ج ۱۱۰ اس جگہ پہنچ کر سبق سوم کا پہلا حاشیہ مکرر دیکھو ۱۲ شفت ۱۱۰ عبارت میں تاسع ہے کیونکہ جو تعریف صرف فصل قریب سے ہونگی وہ تعریف مرکب کہاں ہوگی مطلب یہ ہے کہ جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہو یا صرف فصل قریب سے تعریف کی جاوے ۱۲ شفت ۱۱۰ اس سبق کا دوسرا حاشیہ دیکھو
۱۲ شفت ۱۱۰

رسم تمام کبھی شئی کی وہ معرف ہے کہ اس شئی کی جنس قریب اور خاصہ سے مل کر بنے
جیسے حیوان ضاحک انسان کی رسم تمام ہے۔

رسم ناقص کبھی شئی کی وہ معرف ہے جو اس کی جنس بعید اور خاصہ سے یا صرف
خاصہ سے مل کر بنے جیسے ضاحک انسان کی رسم ناقص ہے۔

سوالات

ذیل کے معرقات میں اقسام معروف کی بتاؤ

- (۱) جوہر ناطق (۲) جسم نامی ناطق (۳) جسم حساس (۴) جسم متحرک بالارادہ (۵) حیوان صالح
- (۶) حیوان نامہق (۷) جسم نامہق (۸) حساس (۹) ناطق (۱۰) الکلمۃ لفظ وضع لغوی مفرد
- (۱۱) الفعل کلمۃ دلالت علی معنی فی نفسہا مقترن باحد الارزاق الثلاثہ۔
- تنبیہ: جو اصطلاحات منطق کی اب تک تم نے تیرہ سبقوں میں پڑھی ہیں وہ یکجا بطور
فہرست لکھی جاتی ان کو خوب یاد کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے سوالات کرو۔
- علم تصور تصدیق تصور بدیہی تصور نظری تصدیق بدیہی تصدیق نظری
- نظر فکر منطق موضوع منطق غرض منطق دلالت دال مدلول وضع موضوع
- دلالت لفظیہ دلالت غیر لفظیہ دلالت لفظیہ وضعیہ دلالت لفظیہ طبعیہ
- دلالت لفظیہ عقلیہ دلالت غیر لفظیہ وضعیہ دلالت غیر لفظیہ طبعیہ دلالت غیر لفظیہ
- عقلیہ دلالت مطابقت دلالت تضمنیہ دلالت التزامیہ لازم مفہوم
- مرکب مفہوم کلی جزئی حقیقت وماہیت کلی ذاتی کلی عرضی جنس
- نوع فصل خاصہ عرض عام جنس قریب جنس بعید فصل قریب
- فصل بعید تساوی تباین عموم خصوص مطلق عموم خصوص من وجہ
- معرفت وقول شائع حد تمام حد ناقص رسم تمام رسم ناقص۔

۱۔ دلائل الکلمۃ اور الفعل لفظ معروف سے خارج ہیں بعد میں کے لفظ معروف ہیں ۱۲ شفت
۲۔ علم منطق ۱۲ شفت۔

تصدیقات کی بحث ۶

سبق اول

حجتہ کی بحث

دو یا زیادہ تصدیق جانی ہوئی کو ترتیب دیکر جب کوئی نہ جانی ہوئی بات معلوم کریں تو ان جانی ہوئی تصدیق کو حجتہ اور دلیل کہتے ہیں، جیسے مثلاً تم کو اس کالم ہے کہ انسان ایک جاندار شئی ہے اور یہ بھی جانتے ہو کہ ہر جاندار شئی جسم والی ہے تو ان دو باتوں کے جاننے سے یہ تم جان گئے کہ انسان جسم والا ہے۔

سبق دوم

قضیوں کی بحث

قضیہ: وہ مرکب لفظ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے زید کھڑا ہے قضیہ کی دو قسمیں ہیں۔ حملیہ اور مشرطیہ۔

حملیہ: وہ قضیہ ہے جو دوسرے سے مل کر بنے اور اس میں ایک شئی کا دوسری شئی کیلئے ثبوت ہو جیسے زید کھڑا ہے کہ اس میں زید کیلئے کھڑا ہونا ثابت کیا گیا ہے یا ایک شئی سے دوسری شئی کی نفی ہو جیسے زید عالم نہیں کہ اس میں زید سے عالم ہونے کو نفی کیا گیا ہے۔ اول کو موجب اور دوسرے کو سائبہ کہتے ہیں قضیہ حملیہ کے جزو اول کو موضوع اور دوسرے جزو کو محمول کہتے ہیں اور جو ان دونوں کے درمیان نسبت، اس پر جو لفظ دلالت کرے اس کو رابطہ کہتے ہیں جیسے زید کھڑا ہے اس قضیہ میں زید موضوع ہے اور کھڑا محمول ہے اور لفظ ہے رابطہ ہے۔

۱۔ یعنی ان کے مجموعہ ۱۲ ۱۔ چاہے واقع میں کیسا ہی ہو سچا ہو یا جھوٹا اس لئے مدعین اور ہے یا بھی قضیہ ہوگا ۱۲ ۲۔ ہونا بتایا گیا ہو ۱۲ ۳۔ یعنی نہ ہونا بتایا گیا ہو ۱۲ ۴۔ یعنی زید کے عالم نہ ہونے کو بتایا گیا ہو جیسے کہ پہلی مثال میں کھڑے ہونے کو بتایا گیا ہے ۱۲ ۵۔ تصدیق کی جمع ہے، غیرواقعی ہونے کی وجہ سے الف تار سے آئی ہے علم کی دوسری قسم وہ محدث جو خبر غریبہ یقینی کی ہو ۱۲ ۶۔ اس جگہ پہنچ کر سبق سوم کا دوسرا حاشیہ کر دیکھو ۱۲ ۷۔ یا نہیں کھڑا ہے ۱۲ ۸۔ شفت للعد زبان عربی میں ملا بطر الکشر مقدر ہوتا ہے ۱۲ شفت۔

قضیہ کلیہ کی چار قسمیں ہیں۔ مخصوصہ، طبعیہ، محصورہ، مہملہ۔

قضیہ مخصوصہ یا شخصیہ۔ وہ قضیہ کلیہ ہے جس کا موضوع شخص معین ہو جیسے زید کھڑا ہے کہ اس کا موضوع زید ہے اور وہ شخص معین ہے۔

قضیہ طبعیہ۔ وہ قضیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم اس کلی کے مفہوم پر ہوا فرد پر ہو جیسے انسان موضوع ہے اس میں نوع ہونے کا حکم ان کے مفہوم کیلئے ہے انسان کے افراد کے لئے نہیں۔

قضیہ محصورہ۔ وہ قضیہ ہے کہ موضوع اس کا کلی ہو اور حکم اس کلی کے افراد پر ہو اور یہی اس میں بیان کیا جائے کہ حکم اس کلی کے ہر فرد پر ہے یا بعض افراد پر جیسے انسان جائدار ہے دیکھو اس میں موضوع کلی یعنی انسان ہے اور حکم جائدار ہونے کا اس کے ہر فرد پر ہے۔

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں اور ان کو محصورات اربعہ کہتے ہیں۔ موجبہ کلیہ۔ موجبہ جزئیہ۔ سالیہ کلیہ۔ سالیہ جزئیہ۔

موجبہ کلیہ۔ وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں یہ بیان کیا جائے کہ موضوع کے ہر فرد کے لئے محمول ثابت ہے جیسے انسان جائدار ہے۔

موجبہ جزئیہ۔ وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں یہ بیان ہو کہ موضوع کے بعض افراد کے لئے محمول ثابت ہے جیسے بعض جائدار انسان ہیں۔

سالیہ کلیہ۔ وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں یہ ظاہر کیا جائے کہ محمول موضوع کے ہر فرد سے نفی کیا گیا ہے جیسے کوئی انسان پتھر نہیں۔

سالیہ جزئیہ۔ وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں یہ بیان ہو کہ محمول موضوع کے بعض سے سلب کیا گیا ہے جیسے بعض جائدار انسان نہیں۔

قضیہ مہملہ۔ وہ قضیہ ہے کہ محمول موضوع کے افراد کے لئے ثابت ہے اور یہ نہ بیان

۱۔ موضوع کی حالتوں کے اعتبار سے ۱۲ ۱۔ یعنی جزئی ۱۲ ۲۔ کوئی نہ کوئی افراد نوع نہیں ہیں، بلکہ مفہوم ہی نوع ہے اور یہ تو موجبہ ہے، اور سالیہ کی مثال انسان جنس نہیں ہے ۱۲ ۳۔ اس کو مسطورہ بھی کہتے ہیں، اور حروف سے افراد کے کل یا بعض ہونے کی مقدار بیان کی جائے اس کو مسطورہ کہتے ہیں ۱۲ ۴۔ یہ تو موجبہ ہے، اور سالیہ کی کہ کوئی انسان پتھر نہیں ۱۲ ۵۔ ج ۱۲ ۶۔ یا منفی ہے جیسے انسان پتھر نہیں ۱۲ ۷۔ ج ۱۲ ۸۔ مراد مفہوم سے نفس حقیقت ہے ۱۲ ۹۔ شفت -

کیا جاوے کہ ہر ہر فرد کیلئے ثابت ہے، یا بعض کیلئے جیسے انسان جاندار ہے۔

سوالات

قضایا متدرجہ ذیل میں اقسام قضیہ کی بتاؤ

عمر و سجد میں ہے حیوان جس میں ہے۔ ہر گھوڑا ہنہتا تا ہے۔ کوئی گدھا بیان نہیں۔ بعض انسان کھنے والے ہیں، بعض انسان اُن پڑھیں۔ ہر گھوڑا جسم والا ہے، کوئی سچڑا انسان نہیں، ہر جاندار مرنے والا ہے، ہر تنکبر ذلیل ہے، ہر متواضع عورت والا ہے، ہر حریص غور ہے۔

سبق سوم

قضیہ شرطیہ کی بحث

قضیہ شرطیہ۔ وہ قضیہ ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے جیسے اگر سورج نکلے گا تو دن ہوگا سورج نکلے گا ایک قضیہ ہے اور دن ہوگا دوسرا قضیہ ہے۔ یا جیسے زید یا تو پڑھا ہوا ہے یا اُن پڑھ ہے زید پڑھا ہوا ہے ایک قضیہ ہوا اور زید اُن پڑھ ہے یہ دوسرا قضیہ ہے اور ان میں سے پہلے قضیہ کو مقدم اور دوسرے کو تالی کہتے ہیں قضیہ شرطیہ کی دو قسم ہیں متصلہ۔ منقطعہ۔ شرطیہ متصلہ۔ وہ قضیہ شرطیہ ہے کہ اس میں یہ بات ہو کہ ایک قضیہ کے تسلیم کر لینے پر دوسرے قضیہ کے ثبوت یا نفی کا حکم ہو۔ اگر ثبوت کا حکم ہوگا تو متصلہ موجب کہلانگیا جیسے اگر زید انسان ہے، تو جاندار بھی ہوگا دیکھو اس قضیہ میں زید کے انسان ہونے پر اس کے جاندار ہوگا حکم کیا گیا ہے اور اگر نفی کا حکم ہوگا

۱۔ یا منفی ۱۲۔ اس میں یہ نہیں بیان کیا گیا کہ ہر ہر انسان یا کوئی کوئی ۱۳۔ عاجزی انسانی کرنے والا ۱۴۔ ج ۱۵۔ ہر لائی ذلیل ہے ۱۶۔ ج ۱۷۔ ان میں سے پہلے قضیہ کو مقدم اور دوسرے کو تالی بھی کہتے ہیں ۱۸۔ ج ۱۹۔ اور دیکھو تو دونوں میں خاص ارتباط بھی ہے ۲۰۔ شفت یعنی تعلق ہے، اور یہاں ایسا ہے جیسا کہ شرط کے ساتھ جڑا کہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کا ہونا ضروری ہے ۲۱۔ ج ۲۲۔ اس طرح سے کہ ان دونوں قضیوں میں خاص ارتباط بھی ہوا اور اس ارتباط کی تفصیل شرطیہ کی کہوں میں سے معلوم ہوگی یعنی دو طرح کا ربط ہوگا (۱) یا تو ایک قضیہ کے ہونے پر دوسرے کا ہونا بیان ہوگا چاہے دوسرے کا ہونا نہ ہو نا ضروری ہو کہ ہونا دیکھ لیں ۲۲۔ اندر یا دونوں میں علیحدگی و جدائی کا ہونا نہ ہونا بیان ہوگا، چاہے قضیوں ہی کی ذات سے جدائی ہو یا دیکھ لیں ہی ہو، اب تمہیں میں غور کر کے دیکھنا ۱۲۔ ج ۱۵۔ امدان میں ایک خاص ارتباط بھی ہے ۱۲۔ شفت یعنی تعلق ہے، اگرچہ خلاف کا ہی ہے کہ ایک کے ہونے پر دوسرے کا نہ ہونا ضروری ہے، جیسے ضدوں اور نقیضوں میں ہوا ہے ۱۲۔ ج ۱۶۔ ہونے یا نہ ہونے کا ۱۲۔ ج ۱۷۔ یعنی جان دار کا ثبوت کیا گیا ہے ۱۲۔

تو منفصلہ سالبہ ہوگا جیسے نہیں ہے، یہ بات کہ اگر زندہ انسان ہو تو گھوڑا ہو، دیکھو اس قضیہ میں یہ کہ انسان ہونے کی صورت پر اسکے گھوڑا ہونے کی نفی کی گئی ہے شرطیہ منفصلہ۔ وہ قضیہ ہے کہ اس میں دو چیزوں کے درمیان علیحدگی اور جدائی کے ثبوت یا نفی کا حکم کیا جائے، اگر جدائی کا ثبوت ہو تو اسکو منفصلہ موجبہ کہتے ہیں جیسے یشتی یا تو درخت، یا پتھر ہے دیکھو اس قضیہ میں درخت اور پتھر کے درمیان جدائی ثابت کی گئی ہے کہ ایک ہر شئی درخت اور پتھر دونوں میں ہو سکتی ہے۔ اور اگر جدائی کی نفی لگائی ہو تو اس قضیہ کو منفصلہ سالبہ کہتے ہیں جیسے یوں کہیں یہ بات نہیں کہ یا تو سورج نکلا ہو یا دن موجود ہو یوں ان دونوں باتوں میں جدائی نہیں بلکہ دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ شرطیہ منفصلہ کی دو قسمیں ہیں۔ لزومیہ اور اتفاقیہ۔

منفصلہ لزومیہ۔ وہ قضیہ ہے جس کے مقدم یعنی پہلے قضیہ اور نتالی یعنی دوسرے قضیہ میں کسی بھی قسم کا تعلق ہو کہ جب اول پایا جائے تو دوسرا بھی ضرور ہو جیسے اگر سورج نکلے گا تو دن ہوگا منفصلہ اتفاقیہ۔ وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے کہ جس کے مقدم و نتالی میں ان قسم کا تعلق نہ ہو بلکہ دونوں قضیے اتفاقاً جمع ہو گئے ہوں جیسے یوں کہیں کہ اگر انسان جاندار ہے تو پتھر ہے جان ہے شرطیہ منفصلہ کی بھی دو قسمیں ہیں عناوۃ اور اتفاقیہ عناوۃ۔ وہ منفصلہ ہے کہ جس کے مقدم اور نتالی کی ذات ہی ان کے درمیان جدائی کو چاہتی ہو جیسے یہ عدد یا تو طاق ہے یا جفت دیکھو طاق اور جفت ایسے مقدم اور نتالی ہیں کہ ان کی ذات

جدائی کو چاہتی ہے۔ کبھی ایک شئی میں جمع نہ ہوں گے۔ منفصلہ اتفاقیہ۔ وہ قضیہ منفصلہ ہے کہ جس کے مقدم اور نتالی میں جدائی ذاتی نہ ہو بلکہ اتفاقاً ہو گئی ہو جیسے زید مثلاً لکھنا جانتا ہوا اور شعر کہنا نہ جانتا ہو تو یوں کہن صحیح ہوگا کہ زید لکھنے والا ہے یا شاعر ہے یعنی ان دونوں میں سے ایک بات ہے، لیکن لکھنے اور شعر کہنے کے فن میں جدائی ضروری نہیں اس لئے کہ بعض لکھنا بھی جانتے ہیں اور شعر کہنا بھی۔

۱۔ یعنی گھوڑا نہ ہونے کا حکم کیا گیا ۱۲۔ کیونکہ درخت ہوگی تو پتھر نہ ہوگی، اور پتھر ہوگی تو درخت نہ ہوگی تو معلوم ہوا کہ دونوں میں جدائی اور علیحدگی ہے ۱۳۔ چنانچہ ایک وقت میں جمع ہوتے ہیں ۱۴۔ ج ۱۵۔ یعنی وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے ۱۶۔ ج ۱۷۔ یعنی ضرور ساتھ ساتھ ہوگا ۱۸۔ ج ۱۹۔ کیونکہ سورج نکلنے پر دن ہونا ضروری ہے ۱۲۔ ج ۲۰۔ کیونکہ انسان کی جاندار ہونے پر پتھر کا بیان ہونا ضروری نہیں چنانچہ اگر پتھر بجان نہ ہوتا تب بھی انسان جاندار ہوتا اور خلاف پہلی مثال کہ اگر سورج نہ نکلتا تو دن نہ ہو سکتا ۱۳۔ ج ۲۱۔ کیونکہ جفت ان عددوں کا مجموعہ ہے جو برابر ہوں گے تقسیم ہو سکیں جیسے دو چار چھ وغیرہ اور طاق وہ جو اب نہ ہو تو ظاہر ہے کہ جو طاق ہوگا جفت نہ ہوگا جو جفت ہوگا طاق نہ ہوگا ۱۴۔ ج ۲۲۔ یعنی لکھنے اور شعر کہنے کی ذات جدائی کا تقاضا نہیں کرتی بلکہ ایسے اتفاق سے ہے ۱۵۔ ج ۲۳۔ بالکل اتفاق سے ایسا ہی ہو گیا کہ زید میں لکھنا باتیں ہیں درخت بہت سے لکھتے ہیں جی ہوتی ہیں ۱۶۔ ج ۲۴۔

شرطیہ مفصلہ کی پھر تین قسمیں ہیں۔ حقیقیہ۔ مانع الجمع۔ مانعۃ المخلو۔

حقیقہ - وہ منفصل قضیہ ہے جس کے مقدم اور ثانی میں ایسی جدائی اور انفصال ہو کہ دونوں ایک شے میں ایک دم سے نہ جمع ہوں اور نہ دونوں ایک شے سے ایک دم سے علیحدہ ہوں ایک ہو تو دوسرا نہ ہو اور ایک ہو تو دوسرا ضرور موجود ہو نہ تو یہ ہوگا کہ دونوں ہوں اور نہ یہ ہوگا کہ دونوں نہ ہوں جیسے یہ عدد دیا تو طاق ہے یا جفت۔ دیکھو ایک عدد دیا تو طاق ہوگا یا جفت ہوگا دونوں نہ ہوں گے اور نہ یہ ہوگا کہ کوئی عدد ایسا ہو کہ نہ طاق ہو نہ جفت۔

مانعۃ الجمع۔ وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی ایک دم سے ایک شے کے اندر موجود
تو نہ ہو سکیں ہاں یہ ہو سکتا ہو کہ کوئی شے اسی ہو کہ اس میں مقدم اور تالی دونوں ہوں جیسے شے یا درخت یا
پتھر۔ دیکھو ایک شے درخت اور پتھر نہیں ہو سکتی، ہاں ممکن ہے کہ کوئی شے نہ درخت نہ پتھر ہو جیسے انسان فرس
مانعۃ الخلو۔ وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی ایک دم سے ایک شے سے علیحدہ تو نہ ہو
سکیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مقدم اور تالی ایک شے کے اندر جمع ہو جاویں جیسے زرد پانی میں یا ڈوبنے
والا نہیں ہے۔ دیکھو یہ دونوں باتیں ایک دم سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں کہ زرد پانی میں نہ ہو اور
ڈوب جائے ہاں دونوں جمع ہو سکتی ہیں کہ پانی میں ہو اور ڈوبے نہیں بلکہ تیرتا ہے۔

سَوَالات

سَوَالات

ذیل کے لکھے سوئے قضیوں میں بتاؤ کہ ہر قضیہ کی کونسی قسم کا ہے شرطیہ یا حملیہ اور شرطیہ کی کونسی قسم ہے متصلہ یا منفصلہ اور اسی طرح حملیہ اور متصلہ و منفصلہ کی کونسی قسم ہے

۱۲ شفت ۱۲ یعنی ان بی بی سخت جلائی ہے کہ جو دریں بھی جلا رہتے ہیں یعنی اگر ایک موجود ہو تو دوسرا معدوم ہو اگر ایک معدوم ہو تو دوسرا
موجود ۱۲ شفت ۱۲ یعنی ایسا نہ ہوگا کہ ایک عدد طاق بھی ہو جائے اور جفت بھی بلکہ طاق ہوگا تو جفت نہ ہوگا اور جفت نہ ہوگا تو
طاق نہ ہوگا ۱۳ ج ۱۲ یعنی اس سے آسان مثال یہ ہے کہ ہر شے یا تو غیر متحرک ہے یا غیر متحرک ہے سو ایسی کوئی چیز نہیں نکل سکتی
جو نہ غیر متحرک ہو اور نہ غیر متحرک ہو ان میں سے ایک ضرور ہوگی اور یہ ہو سکتا ہے کہ غیر متحرک بھی ہو اور غیر متحرک بھی نہ ہو چنانچہ عالم بھر
میں اسی قسم کی چیزیں ہیں ایک تو حرا یک شو ایک اندرون کے علاوہ پس ہر چیز جو صدق نہیں آتا لیکن غیر ختم صدق
آتا ہے اور غیر ختم صدق نہیں آتا لیکن غیر ختم صدق آتا ہے اور نقد شیاوہ غیر متحرک بھی صدق آتا ہے اور غیر متحرک بھی
خوب سمجھو ۱۲ شفت ۱۲ یعنی پانی میں ہوتا اور ڈونا ۱۳ ج ۱۲ یعنی اس طرح کہ پہلی بات پانی میں ہوتا بھی نہ پانی جاتا ہے
بلکہ پانی میں نہ ہوتا یا جاتا ہے اور دوسری بات نہ ڈوب جاتا بھی نہ پانی جاتا ہے بلکہ ڈوب جاتا یا جاتا ہے
یعنی پانی میں نہ ہوتے ہوئے ڈوب جاتا یا پانی جاتا ہے یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ ج ۱۲

۱۔ اس طرح کہ ایک قصبہ میں ایک چتر منور ہو اور دوسرے میں دوسری چیز ہو اور ایسی ہی عمول کا بدلہ ہے ۱۲ ع ۱۳ کہ اگر واقع
میں ایسے ہی ہو اور نہ جو ۱۲ ع ۱۳ اور ایسی طرح جو ۱۲ ع ۱۳ شفت ۱۴ مدوں سے ہو سکتے ہیں اگر واقع میں نزدیک
ہو اور مدوں میں جو ۱۲ ع ۱۳ ہو سکتے ہیں اگر واقع میں وہ پیشا ہو ۱۲ ع ۱۳ بلکہ معنی دونوں کی جگہ ایک ہی ہو تو قے تناقض ہوگا
اور اگر ایک کی جگہ اور ہرے الود دوسرے کی الود تو میرا تناقض نہ ہوگا ۱۲ ع ۱۳ وقت ۱۲ ع ۱۳ ہو سکتا یعنی استدلالیات
جیسے زید بالقوۃ بادشاہ ہے یعنی ہو سکتا ہے استدلالی وقتا ہے ۱۲ ع ۱۳ ایسی وقت ہوگا ۱۲ ع ۱۳ تو فیج اس کی ہے
کہ اگر کا کا نہ شیر میں ابھی انش کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی تھی اس کو عازا از شراب کہہ دیتے ہیں اس بنا پر کہ وہ آئندہ جیل کر
شراب بن سکتی ہے عیہ عادات میں ہوتے ہیں کہ آپا سوا لفظا لخر لبوانے کی چیز کیوں ہیں، مگر چونکہ وہ پس کر کا تھا ہو بلویں
گئے اس لئے عازا انیسوں کو آقا کہتے ہیں استدلال اور قوۃ کے سی معنی ہیں اب اگر ایسے شیو کی نسبت یہ دو قصبے جوئے
عادیں ایک یہ کہ شراب مسکرے اور دوسرا یہ کہ شراب مسکر نہیں ہے اور پہلے قصبے میں یہ مراد ہو کہ بالقوۃ
مسکرے، یعنی ابھی اس میں مسکر نہ کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی تو ان دونوں قصبوں میں ظاہر ہے کہ تناقض
نہ ہوگا، یہی مطلب ہے حق کی عبارت کا خوب سمجھو ۱۳ وقت ۱۴ یہ مطلب ہے کہ نشر لانے کی قوت ہے
چنانچہ نے نشر ہوگا، اور بالحق نہیں یعنی توں میں رہتے ہوئے نہیں ۱۲ ع ۱۳

اول موضوع دونوں کا ایک ہو، اگر موضوع بٹنے کا تو تناقض نہ ہوگا جیسے زید کھڑا ہے زید کھڑا نہیں، ان دونوں میں تناقض ہے اور زید کھڑا ہے عمر کھڑا نہیں۔ ان دونوں میں تناقض نہیں ہے دونوں قضیے سے ملے ہوئے ہیں دوسرے محمول دونوں کا ایک ہوگا اگر محمول ایک ہوگا تو تناقض نہ ہوگا جیسے زید کھڑا ہے زید بیٹھا نہیں ہے۔ ان دونوں میں تناقض نہیں ہے تیسرے وہ دونوں قضیے مکان میں متفق ہوں یعنی دونوں کا مکان ایک ہوگا اگر مکان ایک ہوگا تو تناقض نہ ہوگا جیسے زید جویں بیٹھا ہے اور زید گھر میں نہیں بیٹھا۔ ان دونوں میں تناقض نہیں ہے چوتھے دونوں قضیوں کا زمانہ ایک ہو اگر زمانہ ایک ہوگا تو تناقض نہ ہوگا جیسے زید دن کو کھڑا ہے اور زید رات کو کھڑا نہیں ان دونوں میں تناقض نہیں ہے دونوں باتیں سچی ہو سکتی ہیں اور جھوٹی بھی ہو سکتی ہیں یا نچوٹی قوت اور فعل میں دونوں قضیے ایک ہوں یعنی ایک قضیے میں اگر یہ بات ثابت کی گئی ہو کہ محمول بالفعل موضوع کے لئے ثابت ہے تو دوسرے میں یہ ثابت کی گئی ہو کہ محمول موضوع کیلئے بالفعل ثابت نہیں ہے اسی طرح اگر ایک قضیہ میں یہ بات ثابت کی گئی ہو کہ محمول موضوع کیلئے بالقوة ثابت ہے یعنی اس میں محمول کے ثابت ہونے کی استعداد و لیاقت ہے تو دوسرے قضیے میں یہ بات ہو کہ محمول موضوع کیلئے بالقوة ثابت نہیں یعنی موضوع میں محمول کے ثابت ہونے کی استعداد و لیاقت نہیں ہے تب تناقض ہوگا ورنہ نہ ہوگا جیسے یوں کہیں کہ اس بوتل میں جو شراب ہے اس میں نشہ لانے کی قوت ہے اور یہ شراب جو

۱۔ اس طرح کہ ایک قضیہ میں ایک چیز موضوع ہو اور دوسرے میں دوسری چیز جو ادائیگی ہی محمول کا بدلہ ہے ۱۲ ج ۱۵۰ اگر واقع میں ایسے ہی ہو ورنہ جو ۱۲ ج ۱۵۰ اور اسی طرح جھوٹے بھی ۱۲ ج ۱۵۰ معذوں کے ہو سکتے ہیں اگر واقع میں زید کھڑا ہو اور دونوں جھوٹے بھی ہو سکتے ہیں اگر واقع میں وہ بیٹھا ہو ۱۲ ج ۱۵۰ جگہ یعنی دونوں کی جگہ ایک ہی ہو تو یہ تناقض ہوگا اور اگر ایک کی جگہ اور دوسرے کی اور تو یہ تناقض نہ ہوگا ۱۲ ج ۱۵۰ وقت ۱۲ ج ۱۵۰ ہو سکتا یعنی استعداد و لیاقت جیسے زید بالقوة بادشاہ ہے یعنی ہو سکتا ہے استعداد رکھتا ہے ۱۲ ج ۱۵۰ اسی وقت ہوگا ۱۲ ج ۱۵۰ تو یہ اس کی ہے کہ اس کو کا زمانہ جو میں ابھی نشہ کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی تھی اس کو بھرا شراب کہہ دیتے ہیں اس بنا پر کہ وہ آئندہ چل کر شراب بن سکتی ہے جیسے عادات میں ہوتے ہیں کہ آٹا پسوالا لالہ نکر بیٹوانے کی چیز کہیں میں، مگر چونکہ وہ پسوالا کا ہوا ہو جائے گا اس لئے میزائیں کو آٹا کہتے ہیں استعداد اور قوت کے یہی معنی ہیں اب اگر ایسے شراب کی نسبت یہ دو قضیے بولے جائیں ایک یہ کہ یہ شراب مسکرے اور دوسرا یہ کہ شراب مسکر نہیں ہے اور پہلے قضیے میں یہ مراد ہو کہ بالقوة مسکرے، یعنی ابھی اس میں مسکرانے کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی تو ان دونوں قضیوں میں ظاہر ہے کہ تناقض نہ ہوگا ابھی مطلب ہے متن کی عبارت کا جنوب کچھ ۱۲ ج ۱۵۰ ایسا مطلب ہے کہ نشہ لانے کی قوت ہے چنانچہ پہلے پر نشہ ہوگا، اور بالفعل نہیں یعنی بوتل میں رہتے ہوئے نہیں ۱۲ ج ۱۵۰

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

چھٹے دونوں قضیوں میں شرط ایک ہوا اگر شرطیں اتفاق نہ ہوگا تو تناقض نہ ہوگا جیسے نیک کی انکلیا ملتی ہیں اگر وہ لکھتا ہو۔ نیک کی انکلیا نہیں ملتیں اگر وہ نہ لکھتا ہو۔ ان میں تناقض نہیں کہ شرط ایک نہیں ہے۔ ساؤنڈ کل اور جرز میں دونوں قضیے متفق ہوں یعنی اگر ایک قضیے کا محمول پورے موضوع کے لئے ثابت کیا گیا ہو تو دوسرے قضیہ میں بھی ایسا ہی ہوا اور اگر ایک قضیہ میں موضوع کے خاص جز کیلئے محمول ثابت کیا گیا ہو تو دوسرے قضیہ میں بھی اسی خاص جز کے لئے ثابت ہوگا اور اسے نہ ہوگا بلکہ ایک قضیہ میں تو موضوع کے کل کیلئے محمول ثابت کیا گیا ہو اور دوسرے قضیہ میں موضوع کے جز کے لئے محمول ثابت ہو تو تناقض نہ ہوگا جیسے یوں کہیں حبشی کا لالہ اور حبشی کا لالہ نہیں تو دونوں قضیوں میں اگر یہ مراد ہے کہ حبشی کا جز کا لالہ اور حبشی کا وہی جز کا لالہ نہیں تو تناقض ہوگا۔ اس لئے اس میں پہلا قضیہ صادق ہے اس لئے کہ ذات اس کے سپید ہوتے ہیں اور دوسرا جھوٹ ہوگا یا پہلے قضیہ میں یہ مراد لیں کہ حبشی کا کل کا لالہ اور دوسرے میں یہ مراد لیں کہ کل کا لالہ نہیں ہے تو تب بھی تناقض ہوگا اس لئے کہ دوسرا قضیہ سچ ہے اس لئے کہ وہ سارا کا لالہ نہیں ہوتا اور پہلا جھوٹ ہے اس واسطے کہ ذات کے سپید ہوتے ہیں اور اگر پہلے قضیہ میں یعنی حبشی کا لالہ ہے میں یہ مراد لیں کہ ایک جز کا لالہ ہے اور دوسرے قضیے میں حبشی کا لالہ نہیں میں یہ مراد لیں یعنی تمام حبشی کا لالہ نہیں تو دونوں قضیے سچے ہو جائیں گے۔ اور تناقض نہ رہے گا۔

۱۷۔ اے جھوٹے ہیں ۱۲۔ بلکہ اگر ایک سچی ہوگی، تو دوسری جھوٹی اور سچی جھوٹی ہوگی، تو دوسری سچی ۱۲۔ ج ۱۷۔
 اور اگر شرط ایک ہی ہو تب متناقض ہوگا، مثلاً زندگی انگلیاں سچی ہیں، اگر وہ کھتا ہو، اور زندگی انگلیاں نہیں
 ہوتیں۔ اگر وہ کھتا ہو تو دونوں سچ ہوں گے نہ جھوٹ، بلکہ کوئی سا ایک جھوٹ مضر ہوگا، محض علی غفر لایہ ہی
 اگر نہ تھکے کی شرط ہو ۱۳۔ ج ۱۷۔ اعداد گچھ پیچ میں یہ مراد لیا جائے کہ تمام کالابے اور دوسرے میں یہ مراد لیا جائے
 کہ کوئی جز کالابہ نہیں تو دونوں جھوٹے ہو جائیں گے ۱۳۔ ج

اٹھویں وہ دونوں قضیے اضافت میں متفق ہوں یعنی ایک قضیہ میں محمول کی نسبت جس شئی کی طرف ہے اسی شئی کی طرف دوسرے قضیہ میں ہو اگر ایسا نہ ہوگا تو تناقض نہ ہوگا مثلاً زید عمر کا باپ ہے اور زید عمر کا باپ نہیں ہے ان میں تناقض ہے اسلئے کہ دونوں میں محمول یعنی باپ کی نسبت عمر کی طرف ہے اور اگر یوں کہیں کہ زید عمر کا باپ ہے اور زید عمر کا باپ نہیں ہے تو ان دونوں میں تناقض نہ ہوگا کیونکہ یہ دونوں قضیے سچے ہو سکتے ہیں۔

بعض چیزیں ہیں جن میں دو قضیوں کا متفق ہونا تناقض کیلئے ضروری ہے، وحدات ثنائیہ کہلاتی ہیں۔ یہ تو مخصوصہ قضیہ کا بیان تھا اور اگر وہ دونوں قضیے محصورہ ہوں تو ان میں بھی ان آٹھ چیزوں میں اتفاق ضروری ہے اور علاوہ اسکے ایک شرط ان میں اور ہونا چاہئے وہ یہ کہ ان میں سے اگر ایک کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ ہو پس موجب کلیہ کی نفیض صائبہ جزئیہ ہوگی جیسے ہر انسان جاندار ہے موجب کلیہ ہے اس کی نفیض یہ ہوگی بعض انسان جاندار نہیں ہیں۔ اور صائبہ کلیہ کی نفیض موجبہ جزئیہ ہوگی جیسے کوئی انسان پتھر نہیں ہے۔ یہ صائبہ کلیہ ہے، اس کی نفیض بعض انسان پتھر ہیں ہوگی۔

سوالات

ان تضایا کی نفیض تباؤ اور وجود قضیہ یکجا لکھے جاتے ہیں ان میں تمہارے نزدیک تناقض ہے یا نہیں اگر نہیں تو کونسی شرط نہیں

- (۱) ہر گھوڑا جاندار ہے (۲) بعض جانداروں میں سے بکری ہے (۳) کوئی انسان درخت نہیں ہے
- (۴) عمر و مسجد میں ہے عمر و گھر میں نہیں ہے (۵) بکر زید کا بیٹا ہے بکر عمر کا بیٹا نہیں ہے (۶) فرنگی گورا ہے فرنگی گورا نہیں ہے (۷) ہر انسان جسم ہے (۸) بعض سپید جاندار میں (۹) بعض جاندار گدھا نہیں ہے
- (۱۰) بعض انسان لکھتے والے ہیں (۱۱) بعض بکریاں لکھتی ہیں (۱۲) نیدرلاند کو سوتا ہے۔ زید دل کو نہیں سوتا ہے۔

۱۵ اٹھ اتفاقات کیونکہ آٹھ چیزوں میں دونوں قضیوں کا اتفاق ضروری ہے ۱۲ ۱۳ کیونکہ موجبہ کلیہ کا صائبہ ہونا تو تناقض کی تعریف ہی سے معلوم ہو چکا ہے اور کلیہ کے نفیض کا جزئیہ ہونا بھی اس نئی شرط سے معلوم ہوا پس ثابت ہو گیا کہ موجبہ کلیہ کی نفیض صائبہ جزئیہ ہوگی ایسے ہی آگے سمجھ لو ۱۲ شفت ۱۵ شاید کسی کو دم ہو کہ معصومات تو جاری ہیں ایک موجبہ کلیہ ایک صائبہ کلیہ تو ان دونوں کی نفیض تو بتلائی باقی رہا ایک موجبہ جزئیہ ایک صائبہ ان دونوں کی نفیض نہیں بتلائی جواب یہ ہے کہ جب ایک قضیہ کی نفیض دوسرا قضیہ ہوتا ہے تو اس دوسرے کی نفیض وہ پہلا قضیہ ہوتا ہے، تو جب موجبہ کلیہ کی نفیض صائبہ جزئیہ کو بتلائی تو اسی ہی پہلی بتلائی کہ صائبہ جزئیہ کی نفیض موجبہ کلیہ ہوگا اسی طرح جب صائبہ کلیہ کی نفیض موجبہ جزئیہ کو بتلائی تو اسی ہی پہلی بتلائی کہ موجبہ جزئیہ کی نفیض صائبہ کلیہ ہوگا، تو جاری دل معصومہ کی نفیض معلوم ہو گئیں ۱۲ شفت ۱۵

سبق پچھم عکس مستوی کی بحث

عکس مستوی کسی قضیہ کا یہ ہے کہ اس قضیہ کے اول جز کو دوسرا جز دکر دیا جائے اور دوسرے جز کو پہلا جز بنا دیا جائے یعنی بالکل اُلٹ دیا جائے اور یہ اُلٹ پھر ایسے طور سے کریں کہ اگر پہلا قضیہ سچا ہے تو دوسرا جو اس کا اُلٹ ہے وہ بھی سچا ہی ہے اور پہلا اگر موجب ہے تو دوسرا بھی موجب ہے اور پہلا اگر سالبہ ہے تو دوسرا بھی سالبہ ہی ہو اور اس دوسرے اُلٹ ہوئے قضیہ کو پہلے کا عکس مستوی کہتے ہیں جیسے ہر انسان جاندار ہے اس کا عکس یہ نیکلے گا کہ بعض جاندار انسان ہیں یہ نہ نیکلے گا کہ ہر جاندار انسان ہے کیونکہ یہ غلط ہو جائیگا اسی واسطے موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ اور سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آدیکھا جیسے کوئی انسان پتھر نہیں اس کا عکس کوئی پتھر انسان نہیں ہے آدے کا اور سالبہ جزئیہ کا عکس ہر جگہ لازمی طور سے نہیں آتا۔ دیکھو بعض جاندار انسان نہیں۔ سالبہ جزئیہ ہے اس کا عکس بعض انسان جاندار نہیں اگر نکالیں تو صادق نہ ہوگا۔

سوالات

قضایا مذکورہ ذیل کے عکس کا غذر لکھو

- (۱) ہر انسان جسم ہے (۲) کوئی گدھا بے جان نہیں ہے (۳) کوئی گھوڑا عاقل نہیں ہے (۴) ہر حریص ذیل ہے (۵) ہر قناعت کرنے والا عزیز ہے (۶) ہر نمازی سجدہ کرتا ہوا ہے (۷) ہر مسلمان خدا کو ایک جانتے والا ہے (۸) بعض مسلمان نماز نہیں پڑھتے (۹) بعض مسلمان روزہ رکھتے ہیں (۱۰) بعض مسلمان نمازی ہیں۔

۱۔ کیونکہ انسان پہلا جز تھا اور جاندار دوسرا تھا، جاندار کو پہلا کر دیا اور انسان کو دوسرا کر دیا تب بعض جاندار انسان ہیں عکس نکلا اور پہلا قضیہ موجب ہے یہ دوسرا بھی موجب ہے اور پہلا سچا ہے تو یہ دوسرا بھی سچا ہے ۱۲ ج ۱۵ کوئی گھوڑا عاقل نہیں ہے جو انسان نہیں جیسے لگے ہیں بڑی اچھا دیکھا وغیرہ تو اس میں اصل قضیہ سچا تھا عکس سچا نہ ہا اس لئے غلط ہو گیا ۱۲ ج ۱۵ اور موجبہ جزئیہ کا عکس بھی موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے بعض انسان جاندار ہیں عکس بھی بعض جاندار انسان ہیں آئے گا اور موجبہ کلیہ نہیں لگے گا ۱۲ ج ۱۵ اگر کسی سچا نکل بھی آئے تو اس کا اعتبار نہیں جیسے بعض سفید جاندار نہیں عکس یہ کہ بعض جاندار سفید نہیں سچا ہے مگر اعتبار اس لئے نہیں کہ منطق کے قاعدے بھی لگی ہوئے ہیں لہذا اس عکس کا اعتبار مولا جو میرٹھ آدے ۱۲ ج ۱۵ نہ سالبہ جزئیہ جیسا کہ متن میں مذکور ہے اور نہ سالبہ کلیہ کیوں کہ جب سالبہ جزئیہ ہر جگہ صادق نہیں آتا تو سالبہ کلیہ ہر جگہ کیسے صادق آدے کا ۱۲ ج ۱۵ شفت کیوں کہ ہر انسان جاندار ہے اور لہذا ہی سالبہ کلیہ کوئی انسان جاندار نہیں بھی

مجموعاً ہے ۱۲ ج ۱۵

تَنْبِيْه

قضایا کی تمام بحثوں میں جو اصطلاحات منطقہ لکھی گئی ہیں اور جن کی تعریف تم نے پڑھی ہے انکی فہرست لکھی جاتی ہے ان کو ازبر کر لو اور آپس میں ایک دوسرے سے پوچھو۔

فہرست اصطلاحات منطقہ مذکورہ

۱۔ حجتہ - قضیہ - حلیہ - شرطیہ - موجبیہ - سالبہ - موضوع - محمول - مخصوصہ - طبعیہ -
 ۲۔ محصورہ - ۳۔ موجبہ کلیہ - ۴۔ موجبہ جزئیہ - ۵۔ سالبہ کلیہ - ۶۔ سالبہ جزئیہ - ۷۔ محصورات اربعہ -
 ۸۔ متصلہ - ۹۔ متصلہ موجبہ - ۱۰۔ متصلہ سالبہ - ۱۱۔ منفصلہ سالبہ - ۱۲۔ مقدم - ۱۳۔ تالی -
 ۱۴۔ لزومیہ - ۱۵۔ انفاقیہ - ۱۶۔ عنادیہ - ۱۷۔ منفصلہ انفاقیہ - ۱۸۔ منفصلہ حقیقیہ - ۱۹۔ انعقاد جمع - ۲۰۔ مانعۃ الخلو -
 ۲۱۔ نقیض - ۲۲۔ نقیضین - ۲۳۔ وحدات ثنائیہ - ۲۴۔ عکس متوی -

سبق ششم

حجتہ کی قسمیں

حجتہ - جس کی تعریف تم پڑھ چکے ہو (کی تین قسمیں ہیں قیاس - استقراء - تمثیل)
 قیاس - وہ قول مرکب ہو ایسے دو یا زیادہ قضیوں سے مل کر بنے کہ اگر ان قضیوں کو
 مان لیں تو ایک اور قضیہ کو بھی مانتا پڑے، اور یہ قضیہ جس کو مانتا ضروری ہے - نتیجہ
 قیاس کہلاتا ہے، جیسے ہر انسان جاندار ہے - اور ہر جاندار جسم ہے - یہ دو قضیے ہیں ان
 کو اگر تم مان لو تو ان کے ماننے سے تم کو یہ بھی مانتا پڑے گا کہ ہر انسان جسم ہے، اس میں یہ دو قضیے تو
 قیاس کہلائیں گے اور تمہارا قضیہ جس کا مانتا لازم ہے نتیجہ کہلاتا ہے - خوب سمجھ لو اور نتیجہ کے
 اندر جو قضیہ قیاس کا جزو بنے اس کو مقدمہ کہتے ہیں جیسے مثال مذکور میں ہر انسان جاندار ہے
 یہ ایک مقدمہ ہے اور ہر جاندار جسم ہے یہ دوسرا مقدمہ ہے جس مقدمہ میں الصغر ذیلیہ کے

۱۔ چاہے وہ واقعی ہوں یا نہ ہوں پس اگر ان کو مان لیں تو آپ ۱۲ ج ۱۵ یہ تو واقعی اور سچے قضیے
 تھے اور جو بڑے قضیوں کو بھی مان لیں تو بھی لازم آئے جیسے ہر آدمی گندھا ہے، اور ہر گندھا پتھر ہے، اگر ان کو
 مان لیں تو یہ لازم آئے گا کہ ہر آدمی پتھر ہے ۱۲ ج ۱۵

موضوع) کا ذکر ہو گا صغریٰ ہے اس اور اس مقدمہ میں اکبر (نتیجہ کے محمول) کا ذکر ہو گا کہ
کبریٰ کہتے ہیں جیسے مثال مذکورہ میں ہر انسان جاندار ہے صغریٰ ہے اسلئے کہ اس میں اصغر یعنی
ہر انسان مذکور ہے اور ہر جاندار جسم ہے کبریٰ ہے اس لئے کہ اس میں اکبر یعنی جسم کا ذکر ہے اور
اصغر و اکبر کے سوا جو شئی قیاس میں مکرر مذکور ہو وہ حد واسطہ کہلاتی ہے مثال مذکور میں جاندار
حد واسطہ ہے اسلئے کہ اصغر و اکبر کے سوا ہے اور خود دفعہ اس کا ذکر کیا ہے۔
سہولت کے لئے نقش قیاس کا لکھا جاتا ہے اس سے اصطلاحات کو خوب فہم نشین کر لو۔

قیاس			
مقدمہ اول		مقدمہ دوم	
صغریٰ		کبریٰ	
براہین	حد واسطہ	حد واسطہ	اکبر
ہر انسان	جاندار ہے	ہر جاندار	جسم ہے
نتیجہ			
ہر انسان جسم ہے			

قائد کا۔ قیاس سے نتیجہ کا لئے کا طریقہ یہ ہے کہ حد واسطہ کو دونوں جگہ سے حذف کر دو
باقی جو ہے گا وہ نتیجہ ہو گا نقشہ میں دیکھو کہ جاندار کو جو حد واسطہ ہے حذف کر دیں تو باقی
ہر انسان جسم ہے رہ جاویگا اور یہی نتیجہ ہے۔

اس کے بعد سمجھو کہ حد واسطہ کو اصغر و اکبر کے پاس معنے سے جو قیاس کی ہیئت
حاصل ہوتی ہے اس کو شکل کہتے ہیں اور شکلیں کل چار ہیں اگر حد واسطہ صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں
موضوع ہو تو اس کو شکل اول کہتے ہیں مثال اس کی نقشہ مذکورہ میں ہے۔
اور حد واسطہ صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہو تو وہ شکل ثانی، جیسے ہر انسان جاندار ہے اور کوئی چیز جاندار نہیں ہے

سہل طریقہ سے یہ سمجھو کہ اگر دونوں میں محمول تو ثانی شکل اور دونوں میں موضوع تو ثالث اور اگر صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع
ہو تو شکل اول اور پھر اس کا اٹل ہو تو رابع ۱۳ ج ۱۵ ان مثالوں میں جو تم نتیجہ مختلف دیکھتے ہو شاید تم اس کی وجہ سوچنے میں حیران
ہو تو سمجھ لو کہ اس کا قاعدہ آگے کی کتابوں میں پڑھو گے، اس قاعدہ سے تم کو معلوم ہو جاوے گا کہ نتیجہ کہاں
موجب کبریہ ہوتا ہے، اور کہاں موجب جزئیہ اور کہاں سالبہ کبریہ اور کہاں سالبہ جزئیہ ۱۲ شفت ۱۱

اس کا کوئی انسان پتھر نہیں ہے۔ اور اگر حد واسط مغری و کبریٰ دونوں میں موضوع ہو تو اسکو شکل ثالث کہتے ہیں جیسے ہر انسان جاندار ہے اور بعض انسان کھنے والے ہیں۔ نتیجہ بعض جاندار کھنے والے ہیں۔ اور اگر حد واسط مغری میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو تو وہ شکل رابع ہے جیسے ہر انسان جاندار ہے۔ اور بعض کھنے والے انسان ہیں نتیجہ بعض جاندار کھنے والے ہیں۔

سوالآت

ذیل میں چند قیاس لکھے جاتے ہیں ان میں اصغر و اکبر و حد واسط و مغری و کبریٰ کو پہچان کر بتاؤ اور نتائج بھی بتاؤ

(۱) ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق جسم ہے (۲) ہر انسان جاندار ہے اور کوئی جاندار پتھر نہیں (۳) بعض جاندار گھوڑے ہیں اور ہر گھوڑا مہنہ نالے والا ہے (۴) بعض مسلمان نمازی ہیں اور ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے (۵) بعض مسلمان ڈاڑھی منڈانے والے ہیں اور کوئی ڈاڑھی منڈانے والا اللہ کو نہیں بھاتا۔ (۶) ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے اور ہر سجدہ کرنے والا اللہ کا مطیع ہے۔

سبق ہفتم

قیاس کی قسمیں

قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ قیاس استثنائی۔ قیاس اقترانی۔

۱۔ اکثر تخریم کہ درجہ کا نکلتا ہے یعنی مغری و کبریٰ میں سے ایک موجب ایک سالبہ ہے تو نتیجہ سالبہ لگے گا اور ایک کلیہ اور ایک جزئیہ ہے تو جزئیہ لگے گا، اور دونوں موجب تو موجب ہی اور دونوں کلیہ تو کلیہ ہی آئے گا، اسی لئے پہلی شکل کی مثال کا نتیجہ موجب کلیہ دوسری کا سالبہ کلیہ تیسری اور چوتھی کا موجب جزئیہ ہے ۱۲ ج ۱۷ قریب زوار ۱۲ ج ۱۷ قیاس میں نتیجہ کا بیان ہوتا تو ضروری ہے چاہے پورا کا پورا ایک ہی جگہ ہوا اور چاہے جزو جزو ہو گے آیا ہو، اور چاہے اس کے کسی جزوی نقص کی صورت میں اور یہ اس لئے تاکہ وہ ابھی مغری و کبریٰ سے لازم بھی آجائے، اب اگر پورا کا پورا یا یقین کی صورت میں مذکور ہو تو وہ قیاس استثنائی ہے اور اگر جزو جزو ہو کر بیان ہو تو اقترانی ہے ۱۲ ج ۱۷ اس میں تبدیلیوں کے لئے ضرورت ہے کہ دو سرے عنوان سے اس کی حقیقت سمجھائی جاوے، پھر محقق کے عنوان کو اس پر مطبق کر دیا جاوے سو سو قیاس استثنائی وہ ہے، جو علیحدہ دو خصوصیات سے مرکب ہو جن میں کا پہلا شرطیہ ہو، خواہ مستقل ہو یا منقطع پھر منقطع میں خواہ حقیقتہ ہو یا ظاہر جامع ہو یا علت الخوا اور دونوں کا نتیجہ کلیہ ہوا اور لکن سے شروع ہوا اور اس کا مضمون یہ ہو کہ (باقی ص ۳۲ پر)

قیاس استثنائی۔ وہ قیاس ہے جو دو قضیوں سے مرکب ہو اور پہلا قضیہ شرطیہ ہو اور ان دونوں کے درمیان لفظ لیکن آئے اور خود نتیجہ یا نتیجہ کی نقیض اس قیاس میں مذکور ہو جیسے جب سورج نکلے گا دن موجود ہوگا۔ لیکن سورج موجود ہے پس دن موجود ہے

۱۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ سورج نکلا ہوا نہیں ہے۔ اس کا نام مثال ثانی رکھتا ہوں اس عنوان سے استثنائی کی حقیقت خوب سمجھ لگے ہو گے کتاب کے متن میں ہی درج ہے مذکور میں اس کتاب کی تعریف کا مطلق کہ ہوں یہ تو تم کو معلوم ہو گیا کہ مثال اول میں نتیجہ یہ ہے کہ دن موجود ہے اب دیکھو، اگر یہی نتیجہ اس مثال کے قیاس میں مذکور ہے کیونکہ یہ قضیہ اول کی تالی سے قضیہ میں مذکور ہوا کرتا ہے اسی طرح اسے سمجھو کہ مثال ثانی میں نتیجہ یہ ہے کہ سورج نکلا ہوا نہیں ہے اب دیکھو کہ اس نتیجہ کی نقیض اس مثال کے قیاس میں مذکور ہے کیونکہ قضیہ اول کا مقدم یہ ہے کہ سورج نکلے گا اور نتیجہ اس کی نقیض ہے اگر وہ رابطہ بڑے ہوئے ہوں پس مثال اول میں یہ بات صادق آئی اور اس قیاس میں خود نتیجہ مذکور ہے اور مثال ثانی میں یہ بات صادق آئی کہ اس قیاس میں نتیجہ کی نقیض مذکور ہے پس کتاب میں اور دوسری کتابوں میں بھی اس طرح تعریف کر دی گئی کہ قیاس استثنائی ہے جس میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ مذکور ہو اور اگر وہ یہ ہے کہ نتیجہ یا نقیض نتیجہ پہلے بعدی اس میں چلا تائے کوئی تو نہ سمجھے سے اور کوئی اس وجہ سے کہ اس تعریف کا سمجھنا موقوف ہے اس پر کہ اولی نتیجہ اس قیاس کا معلوم ہو اور نتیجہ جاننا اس پر موقوف ہے کہ اولی اس قیاس کی حقیقت معلوم ہوتا کہ قیاس استثنائی کے نتیجہ نکالنے کے جو قواعد ہیں ان کا مدلول کے موافق نتیجہ نکال سکے میری توضیح کے بعد اولی آسانی سے حقیقت استثنائی کی سمجھ میں آگئی، اور کتابوں میں جو تعریف مذکور ہے وہ بھی آسانی سے اس پر مستطبق ہو گئی۔ اور جو قیاس ایسا نہ ہو آخرانی ہے، جیسے ہر انسان جان دار ہے باقی مخلوق

۲۔ بعینہ نتیجہ کے مذکور ہونے کے یہ معنی ہیں کہ نتیجہ کے موضوع و فاعل جس ترتیب سے نتیجہ میں ہیں اسی ترتیب سے قیاس میں بلا فصل موجود ہوں چاہے نسبت کی صورت کی ہو جیسے یہاں دن موجود ہے، نتیجہ مغربی میں تالی بن کر دن موجود ہوگا، کی صورت میں ہے، اور دوسری مثال میں، سورج موجود نہیں ہے، نتیجہ اس کی نقیض سورج موجود ہے، مغربی میں سورج نکلے گا، کی صورت سے بیان ہے۔ ۱۲ ج۔

دو بقیہ صوفیہ گشتہ کا

اس میں مقدم کا یا تالی کا، اثبات ہوا مقدم یا تالی کی نفی ہو، پس یہ استثنائی کی حقیقت ہے، آگے نتیجہ میں تفصیل ہے، اگر پہلا قضیہ متصل ہو تو اس مدرسے قضیہ میں یا تو مقدم کا اثبات ہوتا ہے، اور یا تالی کی نفی اگر اس دوسرے قضیہ میں مقدم کا اثبات ہے، تو نتیجہ تالی کا اثبات ہے، اور اگر اس دوسری قضیہ میں تالی کی نفی ہے تو نتیجہ مقدم کی نفی ہے جیسے یوں کہیں کہ جب سورج نکلے گا دن موجود ہوگا پہلا قضیہ ہے، اور شرطیہ مقدم ہے، پھر کہیں کہ سورج نکلا ہے، یہ دوسرا قضیہ ہے، اور حلیہ ہے، اور لیکن سے شروع ہوا ہے، اور مضمون اس کا یہ ہے کہ اس میں مقدم کا اثبات ہے تو نتیجہ تالی کا اثبات نکلے گا، یعنی نتیجہ یہ ہو گا کہ دن موجود ہے اس کا نام آگے کی آسانی کے لئے مثال اول رکھتا ہوں اس کو یاد رکھنا اور اگر پہلا قضیہ دی اور والا ہے، شرطیہ متصل رہے یعنی جب سورج نکلے گا دن موجود ہوگا اور دوسرا قضیہ یہ کہ لیکن دن موجود نہیں اس کا مضمون یہ ہے کہ اس میں تالی کی نفی کی گئی ہے تو نتیجہ مقدم کی نفی نکلے گا، یعنی

(لغیہ صلا کا)

اور سر جان دار جسم ہے اور نتیجہ یہ کہ ہر انسان جسم ہے
 دیکھو اس قیاس میں نہ بعینہ نتیجہ مذکور ہے یعنی ہر انسان
 جسم ہے، اور نہ اس کی نقیض مذکور ہے، یعنی بعض
 انسان جسم نہیں سمجھائے گئے تو اتنا ہی کافی تھا، مگر
 آگے چل کر گناہ مذکور ہونے کے لئے جس قیاس
 استثنائی کا پہلا قضیہ منفصلہ ہواس کے نتائج
 کی نقیض بھی بتلائے دیتا ہوں، وہ اس طرح ہے
 کہ دیکھنا چاہیے کہ وہ قضیہ منفصلہ حقیقیہ ہے یا مانتہ
 الجمع یا انتہا الخلو اگر منفصلہ حقیقیہ ہے تو دوسرے
 قضیہ میں اگر مقدم کا اثبات کیا گیا ہے، تو نتیجہ تالی
 کی نفی ہے، اور اگر تالی کا اثبات کیا گیا ہے، تو نتیجہ
 مقدم کی نفی ہے، اور اگر دوسرے قضیہ میں مقدم کی نفی
 گئی ہے تو نتیجہ تالی کا اثبات ہے، اور اگر تالی کی نفی
 کی گئی ہے تو نتیجہ مقدم کا اثبات ہے، یہ چار
 صورتیں ہوں، پہلی صورت کی مثال عدد زود
 ہے یا زود لیکن یہ عدد زود ہے نتیجہ یہ ہوگا کہ فرد
 نہیں (اس کا نام سلسلہ سابع سے مثال سوم رکھتا ہوں)
 دوسری صورت کی مثال عدد زود ہے یا فرد لیکن
 یہ عدد فرد ہے نتیجہ یہ ہوگا کہ زود نہیں (اس کا
 نام مثال چہارم رکھتا ہوں)
 تیسری صورت کی مثال عدد زود ہے یا فرد لیکن
 یہ عدد زود نہیں نتیجہ یہ ہوگا کہ فرد ہے (اس کا نام
 مثال پنجم رکھتا ہوں)
 چوتھی صورت کی مثال عدد زود ہے یا فرد
 لیکن فرد نہیں نتیجہ یہ ہوگا کہ زود ہوگا (اس کا نام مثال
 ششم رکھتا ہوں) یہ منفصلہ حقیقیہ کا بیان ہو گیا، احد
 اگر پہلا قضیہ مانتہ الجمع ہے، تو دوسرے قضیہ میں اگر
 مقدم کا اثبات ہے تو نتیجہ تالی کی نفی ہے، اور اگر
 تالی کا اثبات ہے تو نتیجہ مقدم کی نفی ہے، یہ دو
 صورتیں ہوں پہلی صورت کی مثال شئی مجرب ہے،
 یا شجر لیکن یہ شئی مجرب ہے، نتیجہ یہ ہوگا کہ شجر نہیں

اس کا نام مثال ہفتم رکھتا ہوں) دوسری صورت کی
 مثال شئی یا مجرب ہے یا شجر لیکن یہ شئی مجرب ہے نتیجہ یہ
 ہوگا کہ مجرب نہیں (اس کا نام مثال ہشتم رکھتا ہوں)
 اور اس میں ہی دوسری صورتی نتیجہ درجی ہیں، احد مقدم
 کی نفی اور تالی کی نفی نتیجہ نہیں دیتی، کیونکہ مجرب ہونے
 سے شجر ہونا یا شجر نہ ہونا یا شجر نہ ہونے سے مجرب ہونا
 یا نہ ہونا لازم نہیں، اور اگر پہلا قضیہ مانتہ الخلو ہے
 تو اس کے نتائج بالکل مانتہ الخلو کے عکس ہیں یعنی
 دوسرے قضیہ میں اگر مقدم کی نفی ہے تو نتیجہ تالی
 کا اثبات ہے۔ اور اگر تالی کی نفی ہے تو نتیجہ مقدم
 کا اثبات ہے، یہ دو صورتیں ہیں پہلی صورت کی
 مثال شئی یا لا مجرب ہے یا لا شجر ہے، لیکن یہ شئی لا مجرب
 نہیں ہے، نتیجہ یہ ہوگا کہ لا شجر ہے، (اس کا نام مثال
 نہم رکھتا ہوں) دوسری صورت کی مثال شئی یا لا مجرب
 ہے یا لا شجر لیکن یہ شئی لا شجر نہیں ہے، نتیجہ یہ ہوگا
 کہ لا شجر ہے (نام اس کا مثال دہم رکھتا ہوں) احد
 اس میں بھی مثل مانتہ الجمع کے ہی دو صورتیں نتیجہ
 دیتی ہیں، اور مقدم کا اثبات اور تالی کا اثبات
 نتیجہ نہیں دیتا، کیوں کہ لا مجرب ہونے سے لا
 شجر کا ہونا یا نہ ہونا یا لا شجر ہونے سے
 لا مجرب کا ہونا یا نہ ہونا لازم نہیں یہ سب
 منفصلہ کا بیان ہو گیا، اور یہ سب دسوں
 مثالیں قیاس استثنائی کی ہوں ان میں
 سے ادل کی دو مثالوں میں تو نتیجہ یا نقیض
 نتیجہ کا قیاس میں مذکور ہونا پہلے بیان
 ہو چکا تھا، اب اخیر کی کچھ مثالوں کو بھی دیکھ
 لو کہ، ان میں بھی یہی بات ہے چنانچہ مثال
 سوم دچہارم دہم و ہشتم میں نقیض نتیجہ
 قیاس میں مذکور ہے، و مثال پنجم و ششم
 دہم و دہم میں نتیجہ مذکور ہے، ایک ایک کو ملا
 کر دیکھ لو ۱۲ اشفت ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

دیکھو اس قیاس میں نتیجہ بعینہ مذکور ہے، جیسے جب سوچ نکلے گا دن موجود ہوگا لیکن دن موجود نہیں ہے پس سوچ نہیں ہے۔ دیکھو اس قیاس میں نتیجہ کی نفیض یعنی سوچ نکلے گا مذکور ہے۔

قیاس اقترانی۔ وہ ہے جس میں حرف ممکن مذکور نہ ہو اور نتیجہ یا نفیض نتیجہ بعینہ مذکور نہ ہو۔ جیسے انسان جاندار ہے اور ہر جاندار جسم ہے پس ہر انسان جسم ہے۔ دیکھو اس میں نتیجہ کے اجزاء انسان و جسم الگ الگ تو قیاس میں مذکور ہیں مگر نتیجہ بعینہ یا اس کی نفیض مذکور نہیں ہے۔ اور نہ اس میں حرف ممکن ہے۔

سبق، شتم

استقرار اور مثیل کا بیان

کسی کلی کی جزئیات میں تمہاری جستجو کے موافق ہر جزئی میں جب کوئی خاص بات تم کو ملے پھر اس خاص بات کا حکم تم اس کلی کے تمام افراد پر کر دو تو یہ استقرار کہلاتا ہے اگرچہ کوئی جزئی ایسی بھی ہونا ممکن ہو کہ اس میں وہ خاص بات نہ ہو۔ مثلاً دہلی کا رہنے والا ایک کلی ہے اس کی جزئیات وہ ہیں جو دہلی میں آدمی رہتے ہیں ان میں تم نے اپنی جستجو کے موافق دیکھا کہ ہر ایک میں عقل ہے اس کے بعد سے حکم عقل مند ہونے کا اس کلی کے تمام افراد پر کر دیا اور یہ کہا کہ دہلی کے سب رہنے والے عاقل ہیں۔ استقرار یقین کا فائدہ نہیں دیتا اس لئے کہ ممکن ہے کہ کوئی آدمی دہلی کا رہنے والا ایسا بھی ہو کہ تمہاری تلاش میں نہ آیا ہو اور اس میں عقل نہ ہو ایسی جزئی خاص میں تم نے کوئی بات دیکھی پھر تم نے اس بات کی علت تلاش کی یعنی یہ سوچا کہ یہ بات اس

۱۔ نہ صغریٰ میں نہ کبریٰ میں اور بعینہ نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ نتیجہ کے موضوع و محمول اس ترتیب سے جس ترتیب سے اس میں موجود ہیں نہ ہوں یعنی پاس پاس کہ اس کے موضوع کا محمول دہی نتیجہ والا محمول اور اس کے محمول کا موضوع دہی نتیجہ والا موضوع نہ ہو مگر نتیجہ کے موضوع و محمول دونوں الگ الگ ہو کر ہوں ضرور اول صغریٰ میں دوسرا کبریٰ میں ۱۲ ج ۱۵ چنانچہ صغریٰ یعنی انسان تو صغریٰ میں موضوع ہے، اور اس کا محمول نتیجہ والا محمول نہیں بلکہ واسطہ ہے، اور اگر کبریٰ میں حکم کبریٰ میں محمول ہے، اور اس کا موضوع نتیجہ والا موضوع نہیں ہے، بلکہ واسطہ ہے ۱۲ ج ۱۵ کوئی حکم ۱۲ ج ۱۵ تو اس سے استقرار کہیں گے ۱۲ ج ۱۵ کوئی حکم ۱۲ ج ۱۵

شیء خاص میں کیوں ہے اور سوچنے سے تم کو اس کی وجہ علت مل گئی، پھر وہی علت ایک دوسری شئی میں تم کو ملی تو اس میں بھی تم نے اس بات کو ثابت کر دیا اس کو تمثیل کہتے ہیں مثلاً شراب کے اندر تم نے دیکھا کہ یہ حرام ہے تو تم نے اس حرام ہونے کی وجہ سوچی سوچنے سے پتہ چلا کہ اس کی وجہ نشہ ہے پھر یہی نشہ تم نے دیکھا کہ بھنگ میں بھی ہے تو وہی بات یعنی حرام ہونے کا حکم تم نے اس پر بھی لگا دیا۔ اب یہاں چار چیزیں ہوئیں ایک وہ شئی جس کے اندر اصل میں وہ بات ہے اس شئی کو اصل اور مقیس علیہ کہتے ہیں۔ دوسری وہ بات جو اصل کے اندر موجود ہے وہ حکم کہلاتا ہے تیسری اس کی وجہ جو تم نے سوچ کر نکالی ہے وہ علت کہلاتی ہے چوتھی شئی وہ جس کے اندر تم نے علت دیکھی اور حکم اس میں بھی جاری کیا اس کا نام مقیس اور فرع ہے۔ نقشہ ذیل سے خوب سمجھ لو۔

مقیس علیہ یا اصل	حکم	علت	مقیس یا فرع
شراب	حرام ہونا	نشہ	بھنگ

تمثیل سے بھی یقین کا فائدہ حاصل نہیں ہونا اس لئے کہ جو مقیس علیہ کی علت تم نے نکالی ہے ممکن ہے کہ وہ اس حکم کی علت نہ ہو۔

سبق نہم دلیل الٰہی اور دلیل انسانی

جاننا چاہئے کہ نتیجہ کا علم تم کو قیاس کے دو قسموں کے ماننے سے جو ہوتا ہے یہ

۱۔ وہ دہر جس پر اس حکم ہونے کا مدار سواد میں کی وجہ سے ہی ہے پھر ہمارا ہمارا ۱۲ ج ۱۲۷ شلای نے یہ دعویٰ کیا کہ غاصبہ زبردستی چھین لینے والا ۱۲ ج ۱۲۸ لکھائی ہاتھ کاٹا جائے جو نہ میر کا ہاتھ کاٹنا سب مانتے ہیں، اور علت اس کی غیر مال بدون رضا مندی لینا ہے۔ اور یہ بات غضب میں ہے یا نبی کی ہے، تو اس کا حکم بھی یہی در ہاتھ کاٹنا ۱۲ ج ۱۲۸ لکھائی ہے تو دوسرا شخص اس کو جواب دے گا کہ جو علت مقیس علیہ کی تم نے نکالی ہے ہم نہیں مانتے کہ وہ اس کی علت ہے، بلکہ اس کی علت، دوسرے کا مال بدون رضا مندی کے غیر طہر پر لینا ہے، اور یہ بات غضب میں نہیں یا نبی کی جاتی دیکھو کہ وہاں تو حکم کھلا لیا جاتا ہے ۱۲ ج ۱۲۸ اس لئے غضب میں وہ حکم ہاتھ کاٹنے کا بھی ثابت نہ ہوگا ۱۲ ج ۱۲۸ شفت ۱۲۷ ایسی علت نہ ہو کہ جس پر حکم کا مدار ہو ۱۲ ج ۱۲۷ مغربی و کبریٰ ۱۲ ج ۱۲۷ یعنی چاہے وہ واقعہ میں بھی ہو چاہے نہ بھی ہو ۱۲ ج ۱۲۷۔

حد واسط کی وجہ سے ہوتا ہے، دیکھو انسان جاندار ہے جاندار جسم والہ ہے۔ ان دونوں مقدمات سے
 تم کو یہ علم ہوا کہ جسم ہر انسان کیلئے ثابت ہے یہ حد واسط یعنی جاندار کی وجہ سے ہوا دوسرے
 قیاس میں اس کے سوا کوئی اور شئی ایسی نہیں جس کی وجہ تم کو یہ علم ہو۔
 پس معلوم ہوا کہ اکبر (محمول نتیجہ) کا جو اصغر (نتیجہ کے موضوع) کیلئے ثابت
 ہونا تم کو معلوم ہوا اس علم کی علت حد واسط ہے پھر جیسے حد واسط تمہارے اس علم کی
 علت ہے اگر واقع میں بھی اکبر کے اصغر کے لئے ثابت ہونے کی علت یہی ہوتی دلیل
 ملتی ہے جیسے زمین دھوپ والی ہو رہی ہے اور ہر دھوپ والی شئی روشن ہوتی ہے
 پس زمین روشن ہے۔ دیکھو اس مثال میں جیسے دھوپ والی ہونے سے تم کو زمین کے
 روشن ہونے کا علم ہوا اسی طرح واقع میں بھی دھوپ والی ہونا روشن ہونے
 کی علت ہے۔

اور اگر حد واسط صرف تمہارے علم ہی کی علت ہوا واقع میں نہ ہو تو دلیل اتنی ہے جیسے
 یوں کہیں زمین روشن ہے اور ہر روشن شئی دھوپ والی ہے پس زمین دھوپ والی ہے
 دیکھو اس مثال میں زمین کی روشنی سے تم کو اس کے دھوپ والی ہونے کا علم ہوا ہے اور
 واقع میں دھوپ والی ہونے کی علت روشنی نہیں ہے بلکہ برعکس ہے۔

سبق دہم

مادہ قیاس کا بیان
 ہانا چاہئے کہ ہر قیاس کی ایک صورت ہے اور ایک مادہ

۱۔ کیونکہ ہم ہونا جاندار کے واسطے ثابت ہوا اور پھر چونکہ انسان بھی جاندار ہے اور جاندار اس کے واسطے ثابت ہو
 چکا ہے اس لئے جسم اس کے لئے بھی ثابت ہوا غرض انسان کے لئے جو ہم ہونا ثابت ہوا تو جاندار ہونے کی وجہ سے ہی ثابت،
 ۲۔ کیونکہ دھوپ کی وجہ سے روشنی ہوتی ہے روشنی کی وجہ سے دھوپ نہیں ہوتی ۱۲۔ اور دلیل ہی سے
 کسی مطلوب کا ثابت کرنا توجہ کیلئے کہلاتا ہے، اور دلیل اتنی سے کسی مطلوب کا ثابت کرنا استدلال کہلاتا ہے، اب میں آسان
 کر کے سمجھا تاہوں کہ دلیل ہی کا خلاصہ کسی حکم کا اسکی علت واقع سے ثابت کرنا ہے اور دلیل اتنی کا حکم کسی حکم کی علامت سے ثابت کرنا ہے مثل
 متھ سے زیادہ واضح انداز میں مثال گھر، آگ، علت ہے، دھوپ کی اور دھوپ کی علامت آگ ہے اگر تم نے آگ کی بجائے دھوپ کی علامت سے ثابت کرنا ہے تو
 نہ کہدہرے اور نہ نکلے گا ہے، اور تم نے دھوپ نہیں دیکھا اور دلیل کہا کہ آگ موجود ہے اور دلیل آگ موجود ہوگی دھوپ موجود ہوگی پس یہاں بھی
 دھوپ موجود ہے یہ دلیل ہی ہے اور اگر تم نے نہ کہدہرے سے دھوپ نکلے گا ہو دیکھا انداز میں دیکھا اور دلیل کہا کہ دھوپ موجود ہے اور دھوپ موجود ہوگی پس یہاں بھی

ہم اس بیان ہی آگ موجود ہے۔ دلیل اتنی ہے ۱۲۔ متھ سے ۱۳۔ موجودہ بیانات ۱۴۔ جس سے کوئی چیز کے یعنی اجزاء ۱۵۔

فطریات۔ وہ قضیے ہیں کہ حبّ ذہن میں آدمی تو ان کی دلیل ذہن سے غائب نہیں ہوتی جیسے چار حجت ہے اور زمین طاق ہے دیکھو اس قضیہ میں چار کے حجت ہونے کی دلیل اس کے ساتھ ہی ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے دو برابر حصے ہوتے ہیں۔

حدسیات۔ وہ قضیے ہیں کہ ان کی دلیلوں کی طرف ذہن جاوے لیکن صغریٰ و کبریٰ کی

[illegible]

سے ۲۱ شعبہ

ترتیب دینے کی ضرورت نہ پڑے جیسے کسی مفتی کا دل سے پوچھا کہ جو ہا کنویں میں گر پڑا کتنے ڈول نکالیں اور وہ فوراً جواب دے کہ تیس۔ تو یہ قضیہ کہ تیس ڈول نکالنا واجب میں حدیسی ہے کہ اس مفتی کا ذہن دلیل کی طرف گیا۔ لیکن صغریٰ و کبریٰ ملانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

مشاہدات۔ وہ قضایا ہیں کہ جن میں حکم حواس ظاہری یا باطنی کے ذریعہ سے کیا جائے جیسے سوچ روشن ہے۔ آنکھ کے ذریعہ سے اس میں حکم روشن ہونے کا کیا گیا ہے۔ اور جیسے ہم کو بھوک یا پیاس لگتی ہے۔ اس میں باطنی حواس کے ذریعہ سے حکم کیا گیا ہے۔ تجربیات۔ وہ قضیہ ہیں کہ کئی مرتبہ ایک بار مشاہدہ کر کے عقل اس میں حکم کرے۔ جیسے گل بنفشہ کو تم نے کئی مرتبہ دیکھا کہ زکام میں نفع کرتا ہے۔ تو کلی حکم کر دیا کہ گل بنفشہ زکام کے لئے نافع ہے۔

متواترات۔ وہ قضیہ ہیں کہ ان کے یقینی ہونے کا حکم ایسی جماعت کے کہنے اور تفریق خبروں سے کیا گیا ہو کہ ان سب خبروں کو جھوٹ نہ کہہ سکتے ہوں جیسے یہ قضیہ کلکتہ ایک بڑا شہر ہے اس کا یقینی ہونا تم کو ایسی خبروں سے معلوم ہے کہ ان خبروں کو تم جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔

قیاس جدلی:- وہ قیاس ہے جو مقدمات مشہورہ یا کسی فریق کے مانے ہوئے مقدمات سے بنا ہو خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط جیسے ہندوؤں کا قول ہے کہ جاندار کا ذبح کرنا بڑا ہے اور ہر بڑا کام واجب ترک ہے پس جاندار کا ذبح کرنا واجب ترک ہے۔

قیاس خطابي:- وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو کہ ان سے غالب گمان صحیح ہونے کا ہو جیسے زراعت نفع کی شئی ہے اور ہر نفع کی شئی قابل اختیار کرنے کے ہے۔ پس زراعت قابل اختیار کرنے کے ہے۔

قیاس شعری:- وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن کا منشار

۱۔ احادیث دوسرے کو وجہ انبات کہتے ہیں ۱۲
۲۔ حواس ظاہرہ و باطنی سے کسی ایک سے محسوس کر کے ۱۳
۳۔ یعنی اس تعلل میں ہوئی کہ سب کا جھوٹا ہونا عقل کے نزدیک محال ہو ۱۴

خیال محض ہو خواہ واقع میں صادق ہوں یا کاذب۔ جیسے زید چاند ہے اور ہر چاند روشن ہے پس زید روشن ہے۔

قیاس سفسطی:- وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو محض وہمی اور جھوٹے ہیں جیسے ہر موجود شئی اشارہ کے قابل ہے اور ہوا اشارہ کے قابل ہے جسم والا ہے پس ہر موجود جسم والا ہے۔ یا جیسے گھوڑے کی تصویر کی نسبت کہیں یہ گھوڑا ہے اور ہر گھوڑا ہنہانے والا ہے پس یہ بھی ہنہانے والا ہے۔ معتبران میں سے برہان ہے۔ فقط۔

فہرست سابقہ اصطلاحات واجب الحفظ

قیاس۔ اترائی۔ استثنائی۔ اصغر۔ اکثر۔ مقدمہ۔ صغریٰ۔ کبریٰ۔ حد اوسط۔ شکل اول۔ شکل ثانی۔ شکل ثالث۔ شکل رابع۔ استقار۔ تمثیل۔ دلیل ملج۔ دلیل علی۔ برہان۔ اویات۔ فطریات۔ حدیثیات۔ مشاہدات۔ تجربات۔ متواترات۔ قیاس جلدی۔ قیاس خطابی۔ قیاس شعری۔ قیاس سفسطی۔

نصورات کی بحث کے ختم پر (۵۴) الفاظ مصطلحہ۔ اور قضایا کی بحث کے خاتمہ پر (۳۷) اور آخر رسالہ میں (۲۸) اصطلاحیں یہ کل (۱۱۹) اصطلاحات ہو گئیں ان کو حفظ کر لو۔ انشاء اللہ تعالیٰ منطق کی کتابیں آسان ہو جاویں گی۔

واللہ الموفق وهو یهدی السبیل

۲۵/ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ

احقر محمد عبد اللہ

مدرس مدرسہ عربیہ کاندھلہ ضلع مظفرنگر

۱۔ ان سب اصطلاحوں کو یک دوسرے سے پوچھ پوچھ کر خوب یاد کر لینا چاہیے ان کے یاد کر لینے سے منطق کی جڑ آباد ہے گی فقط جیل احمد تھانوی صبح ۱۱ صفر ۱۳۳۷ھ وکان الشروع فی صباح ۱۰ صفر مع شغل الدرس فی مدرسۃ منابر علوم سہارنپور فیارب ودفقی رضاک ۱۲ صبح یعنی مفید یقین کو برہان سے ۱۸ اور بقیہ بیسے مفید نکویں، اور بیسے ذیقین کو مفیدہ ظن کو ۱۲ شفت تقدست الحواشی علی تیسیر المنطق المسماۃ تیسیر الشطرنج فی الرابع والعشرون من جمادی الاولۃ ۱۲۸۲ھ مہجری محمد اشرف علی تھانوی ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ فیض رسول زاد

کلماتِ بابرکات بطورِ تفرظ و تصدیق از کلماتِ فیضِ رحم
سیدی مولانی حضرت مولانا الحاج العارف باللہ الصمد مولوی
صدیق احمد صاحب انہیوی مدظلہم العالی مفتی ریاست مالیر کوٹلہ و سرپرست
تعلیم درجہ ابتدائہ مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند و مدرسہ عالیہ عربیہ مظاہر علوم سہارنپور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۞ غَدَا وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ۔
اما بعد واضح ہو کہ مولوی عبداللہ صاحب گنگوہی مدرس عربی مدرسہ اسلامیہ کاندھلہ ضلع مظفرنگر
نے رسالہ سنی تلمیذ المنطق احقر کے پاس بھیجا احقر نے بغور سمجھ کر اس کو الی آخرہ دیکھا حسب تحریر مولوی صاحب
اس میں بعض صلاحتا سنا سبھی کی ہیں ظاہر ہے کہ منطق ایک مشکل علم ہے خصوصاً طلبہ کو اول شرح میں بہت ہی
سمجھنے میں مسائل منطقیہ میں دشواری ہوتی ہے بلکہ احقر کا خیال ہے کہ اول چند رسائل میں طلبہ سمجھتے ہی نہیں یا کم سمجھتے ہیں
اب تیس چالیس سال پہلے جو طلبہ میں فارسی کی استعداد عمدہ ہوتی تھی اور فارسی پڑھتے تھے طلبہ مدارس عربیہ
میں آتے تھے وہ تو بوجہ استعداد فارسی کچھ سمجھ جاتے تھے اب سال سے طلبہ عربیہ ایسے آتے ہیں جن میں
استعداد فارسی نہیں ہوتی پس مولوی صاحب موصوف نے نہایت احسان اس زمانہ کے طلبہ پر فرمایا حوار دوسلیں
عبارت میں مسائل منطقیہ کو واضح کر دیا ہے جو غیر فارسی وال بھی اس کے فدیہ سے مسائل منطقیہ سمجھ سکتے
ہیں واقعی یہ کتاب تلمیذ المنطق بہت ہی مفید عبارات و اضحیٰ تصنیف فرمائی ہے جزاؤ اللہ عنہا۔
امید ہے کہ عموماً طلبہ مبتدی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور مدرسین مدارس عربیہ طلبہ کو اسکے مسائل محفوظ
فرمانے کی طرف متوجہ فرمادیں گے۔ اگر یہ رسالہ مدارس عربیہ کے درس میں داخل ہو جائے تو احقر کے
خیال میں بہت مفید ہوگا ورنہ اگر داخل درس نہ فرمایا جائے تو جب ابتدائی رسائل منطق
پڑھائے جاویں ان کے مضامین مشکلہ کو اس کے مطابق سمجھا کر یاد کر دیا جائے تو موجب
سہولت ہوگا۔
حرمہ صدیق احمد - ۲ / ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ

